https://famousurdunovels.blogspot.com/
دل کی سلطنت
سٹوری ٹیلرز
(مریم علیشاہ)
PRIME URDU NOVELS
http://primenovels.blogspot.com/

دل کی سلطنت

مکمل ناول

ماہ رخ....ماہ بیٹا۔۔۔

آف میں کیا کروں اس لڑکی کا اب نا جانے کہاں گم ہو گئی ہے یہ لڑکی

فرح بیگم پچھلے پانچ منٹ سے مسلسل اسے بلا رہی تھیں مگر وہ تو ایسے غائب تھی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔۔

کیا ہو گیا ہے فرح بیگم بچی نہیں ہے وہ جو گم ہو جائے گی شاید وہ چھت پر ہو۔

وقار صاحب نے کہا۔۔۔

معاذ بیٹا بات سنو! وقار صاحب نے معاذ کو اوپر جاتے ہوئے دیکھا تو کہا؛

جی چھوٹے بابا آپ نے بلایا۔ معاذ ان کے پاس آیا

جی بیٹا وہ دراصل ماہ رخ اوپر چھت پر ہے اس سے کہیے گا ہم نے اسے بلایا ہے۔

جی چھوٹے بابا میں اسے ابھی بھیجتا ہوں؛

ایک تو وہ بیچارہ تھکا ہارا آفس سے لوٹا تھا اور اب اسے ماہ رخ سے مغزماری بھی کرنا تھی۔

آفتاب احمد خان اور ان کی بیوی سلمہ خان کو اللہ نے تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا۔۔سب سے بڑے بیٹے توصیف احمد خان کی شادی اپنی پھوپھی زد نمرہ فراز سے ہوئی تھی۔اللہ نے انھیں دو بیٹوں کی نعمت اور ایک رحمت سے نوازا۔معاذ،سعد،اور سمرن۔معاذ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد خاندانی بزنس کو سمبھال رہا تھا،سعد تاحال پی ایچ ڈی کے لئے امریکا تھا اور سمرن فلحال اپنے میٹرک کے پیپرز سے فارغ ہوئی تھی۔ منجھلے وقار احمد خان کی شادی ان کی خالہ زاد فرح بیگم سے ہوئی تھی۔ان کی کل کائنات ان کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ نمیر سب سے بڑا تھا اور پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر تھا۔۔ماہ رخ اپنے بی ایڈ کے امتحانات سے تاحال ہی فارغ ہوئی تھی۔ماہ رخ ماہ گل سے تین سال بڑی تھی خاندان کی سب سے پہلی بیٹی ہونے کی وجہ سے وہ سب کو ہی بہت عزیز تھی۔ماہ گل تاحال امتحان دے رہی تھی۔سب سے چھوٹے بیٹے نعمان احمد خان کی شادی سعدیہ امام سے ہوئی تھی جو ان کی چچازد تھیں۔اللہ نے انھیں دو جڑواں بچے دیے تھے
سحر اور عمیر بہت شرارتی واقع ہوئے۔ سحر اور عمیر ماہ رخ کے ہم عمر تھے سو آج کل وہ بھی فارغ تھے

ماہ رخ اور معاذ کا نکاح سب گھر والوں کی مرضی سے کر دیا گیا تھا۔وہ دن اور آج کا دن ماہ رخ میڈم نے معاذ کو اپنی زبان کے وہ جوہر دکھائے کہ اللہ کی پناہ!یہی وجہ ہے کہ معاذ ماہ رخ کو ایک نمبر کی جاہل،باتمیز اور کام چور گنواتا ہے جب کہ ماہ رخ کے خیالات بھی نیک نہیں ان کے مطابق معاذ ایک نمبر کا حاسد

انسان ہے جس سے دوسروں کی خوشیاں برداشت نہیں ہوتی خاص طور پر ماہ رخ کی خوشیاں۔ مختصر یہ کہ ایک مشرق تو دوسرا مغرب تھا؛؛؛

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معاذ بوجھل قدم اٹھاتا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ماتھے پر ایک طرف گرے ہوئے بکھرے بال، سرخ و سفید رنگت، پینٹ شرٹ می اس کا وجہیہ سراپہ، ہلکی ہلکی شیو، کسرتی بدن، استینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے وہ مقابل کو چاروں خانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

اف کہاں پھس گیا میں!

دل تو کرتا ہے اس لڑکی کو چھت سے ہی دھکا دے دوں زندگی عذاب بنادی ہے میری اس نے"

زیرلب بڑبڑاتا وہ چھت پر قدم رخ چکا تھا عین اسی وقت ایک گیند فضا میں اڑتی ہوئی آئی اور معاذ دی جینٹل مین کو دن میں تارے دکھاتے ہوئے سلامی پیش کی۔ گیند بلکل سامنے سے آئی تھی جہاں ماہ رخ دی منحوس مری مکمل جوش سے اچھلتے ہوئے اپنے چھکا مرنے کا جشن منہ رہی تھی جو شائد پہلی بار مارا تھا مگر بمطابق ماہ رخ میڈم کے وہ کرکٹ کھیلنے میں شاہد آفریدی سے بھی دو ہاتھ اگے ہیں۔۔۔

ہمممم خوش فہمیاں۔۔۔

سرخ و سفید رنگت، لمبے سیاہ بالوں کی چوٹی جو کمر سے نیچے گرتی تھی، بھوری آنکھیں، پنکھڑی کی مانند ہونٹ، وہ اچھلتی لڑکی اپنے حسن سے بے فکر معلوم ہوتی تھی مگر مقابل بھی معاذ تھا جو اس کی حرکتوں سے عاجز تھا اس کے حسن پر غور کیسے کرتا؟

یہ فضول حرکتیں بند کرو دو منٹ سے پہلے دفع ہو جاؤ سب کے سب!

اور پھر چند سیکنڈ بعد ہی ساری پلٹوں غائب ہو گئی۔۔۔

اور ماہ رخ کو بریک لگے۔۔

تم... کیا مصیبت ہے تمہیں فضول انسان! تم جلو مجھ سے میں تو پہلے ہی کہتی تھی تم جلتے ہو مجھ سے میرا اچھا ہی برداشت نہیں ہوا تم سے۔۔۔۔

ماہ رخ کیسے برداشت کر لیتی کوئی اس کا گیم بگاڑے اور وہ اسے جانے دے۔

ہمممم جلتی ہے میری جوتی۔۔۔ معاذ نے چڑ کر کہا!

چلو کچھ تو جلتا ہے نا؛

میں تمہے صرف یہ بتانے آیا تھا کہ چھوٹے بابا تمہے نیچے بلا رہے ہیں اور مجھے ویسے بھی کوئی شوق نہیں تم جیسی کو منہ مارنے کا!

ہٹو میں کون سا تمہے منہ مارنے کا شوق رکھتی ہوں؛ کسی بھی قسم کی خوش فہمی پالنے کی ضرورت نہیں ہے!

معاذ نے جی بھر کر اس لمحے کو کوسا جب یہ آفت کی پرکالا اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی۔

ہٹو میں دیکھتی ہوں جا کر بابا کو... ہمارے جھگڑنے کو تو ساری عمر پڑی ہے۔۔۔

معاذ کو گھورتا پا کر ماہ رخ بول اٹھی

ہاں تو جاؤنا!

تو جا ہی رہی ہوں"""

ماہ رخ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی مگر معاذ کو زبان چڑھانا نا بھولی۔

دیکھ لوں گا تمہے تو میں... دانت پیستے ہوئے ہر بار کی طرح ایک اور وعدہ کیا گیا تھا""""

جی بابا آپ نے بلایا! کوئی کم تھا کیا؟

میں۔نے بلایا ہے تم کبھی نیچے بھی رح لیا کرو۔۔۔۔ میں اور نمرہ شفق کی طرف جا رہی ہیں کچن میں

سعدیہ بھابھی کی ہیلپ کروا دینا۔ہم ڈنر کر کے ہی لوٹیں گے۔تم لوگ ڈنر کر لینا !

گی مما میں دیکھ لوں گی... ماہ رخ نے سعادت مندی سے جواب دیا

عمیر منحوس میں تمہے چھوڑوں گی نہیں۔۔۔

کیوں اب میں نے کیا کیا؟

نہایت ہی معصومیت سے دیا گیا جواب ماہ گل کو تپا ہی گیا۔۔

ہانکومت مجھے میرے نوٹس واپس کر دو؛ ورنہ چھوٹے بابا کو بتا دوں گی۔۔

اور عمیر نے فوراً اسے نوٹس تھما دیے۔

"""حد کرتی ہو گل..اتنی لاپرواہو تم... نسرین نے دیے تھے مجھے... صوفے کے نیچے سے ملے تھے خ رہی تھی یہ فضول کاغذ ہیں شکر کرو کہ میں وہیں تھا"""

اور ماہ گل بیوقوف بن گئی۔۔

تھینک یو عمیر تمہے نہیں پتا تم نے مجھے کتنے بڑے پرابلم سے بچا لیا ہے۔۔۔۔۔۔

اور عمیر ایک دفع پھر دل ہی دل میں خوش ہو گیا۔

سحر دو دو سیڑھیاں ایک ساتھ پھلانگتی داخلی دروازے سے گزرنے لگی کہ اسی وقت سامنے سے اتے نمیر سے ٹکرا گئی

سوری نمیر بھائی! دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجاتے ہوے سحر نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے مگر دیکھ کر چلا کرو گر جاتی تو؟

ڈاکٹر صاحب احتیاط کی تدبیریں دیتے وہاں سے چل دیے یہ جانے بغیر کہ اس بار چونا انہیں کو لگا ہے!!!

____

لڑکیوں؛؛؛؛ تیار ہو جاؤ آج میں سحر نعمان نا صرف تم تینوں کنگلیوں کو نا صرف شاپنگ کرواؤں گی بلکہ کھانا بھی کھلاؤں گی وہ بھی مفت!!!

وہ تینوں جلدی جلدی تیار ہوئیں مبادا سحر کا ارادہ ہی نا بدل جائے

____

شام سے پہلے وہ لوگ خوب شاپنگ کر کے واپس لوٹی۔ لنچ وہ بھر سے کر چکی تھیں۔

آج سحر مہربان کیوں ہوئی یہ جاننے کی بھی کوشش نا کی گئی:

ھش۔۔۔ لگتا ہے سب سوے ہوے ہیں

گھر میں خاموشی دیکھ کر سمرن نے کہا"

ہاں اور شائد معاذ چلغوزہ ابھی آفس سے ہی نہیں آیا مگر یہ عمیر کہاں رہ گیا؟

ماہ رخ نے معاذ کے بارے میں اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا تو سب کو اپنی طرف گھورتا پا کر ہڑبڑائی۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟؟

بجو کچھ شرم ہی کر لیں میرے سامنے تو نا کہیں کچھ آخر میرے بھائی ہیں وہ۔۔۔۔

اور کیا اچھے بھلے جہاں سکندر جیسے لڑکے کو منٹ میں کیا بنا دیا؟

سحر تو خاصا صدمہ لے چکی تھی ماہ رخ نے ماہ گل کو دیکھا تو وہ اسے گھور رہی تھی!

چھوڑ دو اس فضول آدمی کا تذکرا...

ماہ رخ واک اوٹ کر گئی

****

افففف کہاں رہ گیا یہ منحوس انسان؟ کتنی دیر لگا رہا ہے انے میں سب سمجھتی ہوں اس کے چونچلے حد ہو گئی ہے! اتنی بھوک لگی ہے یہی اصول رہا نا میں بتا رہی ہوں میں بھوک سے مر ہی جاؤں گی ایک دن!

بس کرو لڑکی داجی نے سن لیا تو کہیں گے کہ لڑکی اپنے شوہر کی محبت میں ڈوب چکی ہے اب ان کی دوری مجھ سے برداشت نہیں ہوتی لہذا رخصتی کروا دو""""۔

مرو تم سحر جب بولنا فضول بولنا!!

اس وقت سب خانے کی میز پر بیٹھے معاذ کا انتظار کر رہے تھے جو ابھی آفس سے واپس آیا تھا اور چینج کرنے گیا تھا۔۔۔

السلام وعلیکم!! معاذ نے داجی کے ساتھ والی کرسی کھینچتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام!! کیسا ہے میرا شیر!! داجی نے معاذ کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا!!

لفظ شیر پر ماہ رخ کے لئے اپنی ہنسی کو بریک لگانا مشکل ہو گیا اور اس نے ہنسی روکنے کی کوشش بھی ناکی۔۔

ہاہاہاہا۔۔

سب کو اپنی طرف گھورتا پا کر اس کی ہنسی کو بریک لگے

اور اس نے جھٹ سے گلاس منہ کو لگالیا اور شاید یہی اس کی بہت بڑی گلتی تھی

پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے نک سک سے تیار معاذ شیر خان

کو دیکھا

اور پھر۔۔۔۔۔

معاذ خان پانی پانی ہو گئے شرم سے نہیں ماہ رخ کے منہ سے نکلنے والے پانی کے فوارے سے!

وہ۔۔۔۔وہ میں یہ وہ....

کیا؟؟

غلطی سے ہو گیا ہے نا... معاذ کے گھور کر کہنے پر ماہ رخ بوکھلا گئی۔۔۔

چپ رہو معاذ.. ہماری گڑیا کو کیا ڈانٹو جا کر لباس تبدیل کر لو شائد ہم زیادہ بول گئے ہیں۔۔۔۔ دا جی نے

مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

سب کے دبے دبے قہقے گونجے

دا جی۔۔۔۔۔۔ معاذ روہانسا ہوا۔۔۔

چلیں بیگم صاحب ذرا یہ سوٹ دھو دیجیے آکر

م۔۔۔۔میں کیوں آوں؟ آپ کے ہاتھ پاؤں ٹوٹے تو نہیں ہیں۔۔

شرم کرو ماہ تمہارا شوہر ہے۔۔۔۔ جاؤ اور دھو کر اؤ شرٹ...

جی اچھا دا جی! چلیں شوہر جی!!!

جب کہ سحر اور عمیر نے ایک دوسرے کو آنکھوں میں اشارے کیے اب ماہ رخ کی خیر نہیں والے اشارے"""""

یہ نیچے کیا بکواس کی آپ نے؟"" شرٹ دھو دو" میں دھوبن ہوں؟ ماہ رخ نے کمرے میں پہنچ کر کہا۔۔

اچھا میں نے بکواس کی تو تم نے جو حرکت کی اس کا کیا۔۔۔؟؟؟

ہاہاہا شیر خان۔۔۔ ماہ رخ پھر ہسنے لگی!

یہ۔۔یہ۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟

معاذ کو شرٹ اتارتا دیکھ کر ماہ رخ بھوکلا گئی۔

معاذ نے ایک نذر اسے دیکھا جو آنکھیں میچ کر کر کھڑی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا وہ ماہ رخ تک پہنچا۔۔

تمہاری ذہنیت پر افسوس ہو رہا ہے!

معاذ کی بات پر ماہ رخ نے اپنی آنکھیں کھولی۔

وہ تاسف سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

م۔۔۔میں میں نے کیا کیا؟ شرم تو آپ کو انی چاہیے کسی لڑکی کے سامنے آکر سکس پیکس دکھانے سے پہلے۔ اپنی حرکتوں پر افسوس کریں ماہ رخ اپنی جون میں لوٹ چکی تھی۔۔۔

اس کی بات سن کر معاذ کا قھقہ بے ساختہ تھا!

آہستہ ہنس لیں کیا ڈنگروں کی طرح ہنس رہے ہیں۔۔۔ ہنس کیوں رہے ہو تم؟

ہاں ہوتا میں شرمندہ اگر وہ لڑکی میری بیوی نا ہوتی۔ مگر تم تو میری بیوی ہو نا!!

تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟

آپ کا شوہر۔۔۔ اور ہاں لڑکی تم یا آپ کوئی ایک لفظ استعمال کر لیا کرو!

حلاں کہ معاذ اچھی طرح جانتا تھا کے جب وو اس ناراض ہوتی تو اسے تم کھتی تھی اور نکاح کے بعد تو ایسے خوش نصیب موقع بہت کم اتے کہ وو اسے آپ کہتی تھی۔۔۔"""

اچھا یہ شرٹ میں نے اس لئے اتاری تھی کہ۔۔

معاذ نے اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

کہ۔۔۔ماہ رخ نے پوچھا

کہ شائد تم اسے دھونے ہی آئی تھی ہے نا؟

ہاں ہاں۔۔۔

ماہ رخ راج کر شرمندہ ہوئی اور شرٹ لے کر دوڑ گئی۔۔۔

پاگل لڑکی معاذ نے ہنستے ہوے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کپڑے بدل کر معاذ نیچے آیا تو سب حال میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

کیا ہو رہا ہے؟ معاذ نے عمیر کے ساتھ بیٹھتے ہوے کہا

اور دانت اندر کیوں نہیں ہو رہے تمہارے!

بات ہی کچھ ایسی ہے بھائی!!

اچھا میں بھی سنو ایسی کیا بات ہے؟ معاذ نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے کہا

دراصل پرسوں سعد آرہا ہے اس کی پی ایچ ڈی کمپلیٹ ہو گئی ہے ماشاللہ سے... عمیر نے تفصیل سے آگاہ کیا:

کیا سچ میں دا جی""" معاذ نے خوش ہوتے ہوئے کہا

جی بلکل ابھی ہمیں اس کا فون آیا تھا!!!

خدا کرے وہ باخیر و عافیت سے پہنچے۔۔۔

امین سب نے کہا!!

بھابھی_!!!!!!!!! فرح نے نمرہ بیگم کو بلایا جو کچن میں موجود تھیں !

جی""" نمرہ نے ان کی طرف رخ موڑا

وہ ابا حضور نے ہمیں یاد کیا ہے؛؛؛

خیریت ہے نا؟ چولہے کی آنچ مدھم کرتے ہوئے نمرہ بیگم نے پوچھا؛

پتا نہیں بھابی! وقار اور توصیف بھائی بھی وہیں ہیں۔

چلو ہم بھی چل کر دیکھ لیتے ہیں

فرح بیگم اور نمرہ ایک دوسری کے پیچھے کچن سے نکلیں!!

ابا حضور کیا ہم اندر آسکتی ہیں؟ فرح بیگم نے اجازت مانگی!

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

اؤبیٹا آجاؤتم لوگوں کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ اپنی مخصوص مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے آفتاب صاحب انہیں مخاطب کیا؛!!!

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے""""""

کیسا فیصلہ ابا حضور؟ نمرہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

فرح بیگم نے وقار صاحب کی طرف دیکھا تو انہوں نے بھی کندھے اچھکا دیے۔۔۔۔

ماشاللہ اب ہمارے بچے بڑے ہو گئے ہیں اور اپنی ذمہ داریاں سمبھالنے کے قابل ہو گئے ہے میں چاہتا ہوں کہ "ماہ رخ کی رخصتی کر دی جائے" اور پھر سعد بھی واپس آرہا ہے یہی ٹھیک رہے گا" تو کیا خیال ہے وقار میاں۔۔؟؟

جو آپ کو ٹھیک لگے ابا حضور"""" وقار صاحب نے فرماں برداری سے جواب دیا؛

تو پھر طے پایا کہ ٹھیک تین ہفتوں بعد رخصتی کر دی جائے گی!" کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے؟؟؟ ابا حضور نے پوچھا؛

وہ سب ٹھیک ہے مگر ابا اتنی جلدی سب تیاریاں کیسے ہوں گی؟؟ نمرہ بیگم اور فرح بیگم نے ایک ساتھ پوچھا۔

ارے بیٹا کیسی باتیں کر رہی ہو اس نے کون سا ایک ملک سے دوسرے ملک جانا ہے بس ایک کمرے سے دوسرے کمرے تک ہی جانا ہے "بس جو تھوڑی بہت تیاریاں کرنی ہے وہ نپٹاؤ!

جی ابا حضور!!!!

* * * * * * * * * * * * * *

مجھے تو دال میں کچھ کالا لگتا ہے!

کیا مطلب؟؟؟ عمیر کے کہنے پر ماہ رخ نے اچھّنبے سے پوچھا

اہو۔۔اس کا مطلب ہے کہ آج دوپہر سے ہی گھر کے بڑوں اور داجی کی میٹنگ چل رہی ہے"!

جواب عمیر کے بجاے سحر نے دیا!!!

پہلے تو بس بڑے بابا اور مما، بابا کی داجی سے میٹنگ چل رہی تھی بعد میں بقیہ افراد کو بھی طلب کر لیا گیا"""ماہ گل نے انکشاف کیا"

ایسی بھی کیا بات ہے جو میٹنگ چل رہی ہے؟ ماہ رخ نے پریشانی سے کہا اسے خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دے رہی تھیں!!

آج اتوار تھا اور سب بچے لان میں بیٹھے تھے!

لاہور کا موسم بھی آج کل خاصا خوش گوار ہو a رہا تھا"""

ماہ رخ، ماہ گل، سحر، عمیر، اور سمرن ایک طرف گھاس پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

ان سے چند فاصلے پر بیٹھا معاذ اپنے لیپ ٹاپ پر کم کر رہا تھا مگر کان انہیں کی طرف لگا رکھے تھے؛

وہ گاہے بگاہے ایک نظر انھیں بھی دیکھ لیتا!

آج سنڈے ہونے کے سبب معاذ بھی فارغ تھا"

نمیرا ابھی ہسپتال سے ہی نہیں لوٹا تھا ارجنٹ کیس کے سلسلے میں اسے فوراً جانا پڑا تھا"

اہ تو ماہ رخ مادام بھی پریشان ہوتی ہیں۔۔ ماہ رخ کو دیکھتے ہوئے معاذ نے سوچا

پھر رات کا واقع یاد انے پر مسکراہٹ خود بخود اس کے ہونٹوں پر عود آئی۔۔۔

ہلکے نیلے رنگ کے سوٹ میں کھلے بالوں والی وہ لڑکی معاذ کو موسم کا ہی ایک حصہ لگی . . .

اپنے دل کی اس حالت پر معاذ خد بھی بہت حیران ہوا مگر جلد ہی اپنی حیرانی پر قابو پاتے ہوئے دوبارہ کام کی طرف متوجہ ہو گیا!

دفعتاً چوکیدار نے ہارن کی آواز سن کر گیٹ وا کیا تو نمیر کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔۔۔

نمیر گاڑی کا دروازہ بند کرتا انہی کی طرف چلا آیا!

السلام و علیکم! کیا ہو رہا ہے ""؟ نمیر نے انھیں مخاطب کیا""

نمیر بھائی دیکھیں موسم کتنا خوبصورت ہو رہا ہے ہمیں آئس کریم کھلا لائیں بھائی پلیز! آپ کی محنت کی حلال روزی کھانا چاہتے ہیں ہم سب """" ماہ رخ نے منت امیز لہجے میں کہا!

کیا مطلب باقی سب حرام کماتے ہیں میں حرام کماتا ہوں؟ معاذ نے حیرت سے پوچھا!

پتا نہیں کیوں آج کل معاذ کا دل چاہتا کہ وہ ماہ رخ سے لڑے نجانے کیوں اب وہ یہ سب بہت انجوئے کرنے لگا تھا"

جانتا تھا کہ ابھی بھی ماہ رخ نے نارمل بات کی مگر لڑنا بھی تو تھا نا؟

چور کی داڑھی میں تنکا! ماہ رخ نے دوبدو کہا"

مگر ماہ رخ معاذ کی تو داڑھی ہے ہی نہیں" عمیر نے سب کو اہم بات بتانا چاہی۔۔۔a

ہمیشہ ہانکا ہی کرو تم سب سے انوکھی بات کیا کرو حد ہو گئی ماہ نے صرف محاورا بولا ہے! اگر پڑھتے وقت ٹیچر کو کم دیکھتے تو شائد آج کچھ پتا ہوتا؛ ماہ گل نے سر پیٹتے ہوئے کہا"

کہاں یار اردو کی ٹیچر بوڑھی تھیں دیکھنے والی تو انگلش کی ٹیچر تھیں" اہ نیچرل بیوٹی"

ہم تم سے اور کسی طرح کی امید رکھی بھی نہیں جاسکتی!!!

تم جل رہی ہو میرے بچوں کی ماں؟

ماہ گل اور عمیر کی بات بچپن سے ہی طے تھی'

عمیر کی معنی خیز بات پر ماہ گل کا چہرہ غصے اور شرم سے بیک وقت لال ہوا تھا؛

تبھی سب کی اہو کی آوازوں نے ماہ گل کو شرمندہ سا کر دیا"

کوئی شرم ہوتی ہے کوئی ہی ہوتی ہے مگر افسوس تمہے کیا پتا وہ کیا ہوتی ہے؟؟اس وقت کہاں تھے تم جب عقل بانٹی جارہی تھی؟ماہ گل نے تپ کر کہا!

مجھے کیوں ڈھونڈ رہے تھے تم؟

اس لئے ڈھونڈ رہا تھا کہ اتفاق سے جہاں عقل بانٹی جارہی تھی تم بھی مجھے وہاں نہیں دکھی!عمیر نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوے کہا

اہو جہاں چھوڑ کر گیا تھا وہیں ہو سب کے سب! تم لوگ لڑنا بند کرواؤ چلیں!

نمیر نے کہا اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا!

سحر البتہ پریشان ہو گئی

افففف لگتا کل کی انہیں فرصت ہی نہیں ملی کہ اپنا بٹوا چیک کر لیں"""

عمیر میرے بھائی!

کیا ہے؟

بٹوا لے لیا تم نے اپنا؟

کیوں؟اہ سمجھ گیا تمہاری نظر ہے اس پر.. جان لو یہ میرا تیسرا بٹوا ہے بلکہ ٹھرو تم لوگوں کا ارادہ ہے کہ پہلے آئس کریم کھاؤ اور پھر معصوم سی بو تھتیاں نکل کر کہیں گی لگے ہاتھوں شاپنگ بھی کروادیں" ہمممم

ایسے جیسے میں تم لوگوں کو جانتا ہی نہیں!!

نخوت سے کہتے ہوئے وہ مڑا اور معاذ کو اپنا بٹوا بطور امانت رکھوا آیا""""

آج ہم سب نمیر بھائی کو لوٹیں گے "کیسا؟

جو لٹ چکا اسے کیا لوٹو گے صنم """! سحر نے آہستہ سے کہا!

کیا؟عمیر نے کہا!

کچھ نہیں چلو لوٹیں بھائی نمیر کو!سحر چل پڑی۔۔۔

نمیر بھائی سوچ لیں مہنگا پڑے گ آپ کو آج کا دن! ماہ گل نے ہنستے ہوئے کہا!

سوچ لیا !!!

چلو اترو جاؤ تم لوگ میں گاڑی پارک کرکے ابھی اتا ہوں!

نمیر کے کہنے پر سب آئس پالر کی طرف چل دیے۔۔۔۔

بولو کون سی آئس کریم کھاؤ گے اور کتنی کھاؤ گے۔۔۔؟

نمیر نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا اور ایک نظر مینو کارڈ پر دھوڑائی۔۔

ایک ہی کھلا دیں بھائی بڑی بات ہو گی

سحر نے کہا جانتی تھی کہ ایک کھلانے کے پیسے بھی نا ہوں گے!

کیوں تمھیے کیا ہے ہم دو ہی کھائیں گے ؛ عمیر نے تنک کر کہا!

ہانجی اور وہ بھی چاکلیٹ فلیور"""

نمرہ جی کے بقول:

" دنیا میں چاکلیٹ اور محبت سے زیادہ کوئی دوسری ممنوعہ شے اتنی لذیز نہیں ہوتی شاید "

"""" افففف ایک تو تم لڑکیاں اور تم لوگوں کی ناول پڑھنے کی عادت "

غالبا اب تمہاری نمرہ جی کا تعلق ناول سے ہو گا ہے نا!

خبر دار اگر نمرہ جی کو کچھ الٹا سیدھا بولا تو! میں بھول جاؤں گی میں آپ سے چھوٹی ہوں اور یہ جتنے بال بچے ہیں ناڈاکٹر بننے کے بعد سارے اتار دوں گی! سحر نے دھمکی دی!

سحر کی دھمکی پر سب نے نمیر کے بالوں کو دیکھا جو گھنے تھے تو پھر سحر نے کن بالوں کے جھڑنے کی بات کی؟

اچھا چھینکی ہو گی! سب نے سوچا۔۔۔

بھائی نمیر کھلا دیں ورنہ یہ چڑیلیں ہمیں کھا جائیں گی!!

عمیر کے کہنے پر نمیر نے جلدی جلدی ویٹر کو بلا کر آرڈر دیا!!!

چلیں.. آئس کریم کھانے کے بعد ماہ رخ نے کہا!

ٹھرو مجھے بل پے کرنے دو!! ! اف میرا بٹوا کہاں گیا!

جب سب جیبیں ٹٹولنے کے بعد بھی نمیر کو اپنا بٹوا نا ملا تو وہ پریشان ہو گیا!

ٹھیک سے دیکھیں نمیر بھائی میں بھی اپنا بٹوا نہیں لایا!

اب کہ عمیر بھی پریشان ہوا ایک شک کی نظر سحر پہ ڈالی جو رخ موڑ کر بیٹھ گئی!!

کیا تم بھی اپنا بٹوا نہیں لائے!

بھائی آپ چیک تو کر لیتے؟

یار ایمرجنسی میں ہسپتال گیا تھا میں صبح!! دوسرا کوٹ پہنا تھا! یہاں اتے وقت یہ فن لیا! مگر حیرت کی بات ہے میرا بٹوا اگیا تو گیا کہاں؟

چھوڑیں بٹوے کو فلحال یہ سوچیں واپس کیسے جانا ہے؟ سحر نے پوچھا!

آئیڈیا۔۔۔۔ سحر ہم وہی 420 ڈرامہ کر لیں ممکن ہے کام کر جائے۔۔۔۔

ارے ہاں مجھے کیوں یاد نہیں آیا!

کیا؟؟؟؟؟ نمیر نے پوچھا

بس چپ کریں اور ہمیں دیکھیں!

ویٹر !!!!۔۔۔۔

یس مادام۔۔!!!

یہ ساتھ والے ٹیبل پر شاہ رخ اور جہانگیر بیٹھے ایکچولی ہمارے فرینڈز ہیں۔

ساتھ ہی اس نے ایک نظر انھیں دیکھا ماہ رخ کے اشارہ کرنے پر وہ دونو بھی اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔

ان کے دیکھنے پر ماہ رخ اور سحر نے ہاتھ ہلایا۔

جوابا حیرانی کی حالت میں انہوں نے بھی ہاتھ ہلایا۔۔۔۔

"آج میری برتھ ڈے تھی تو شاہ رخ نے ٹریٹ دی سب کو میری طرف سے.. جگہ کم تھی سو وہ وہاں بیٹھ گئیے۔۔۔ ہم جا رہے ہیں آپ بل ان سے کلیر کر لیں"""""

او کے مادام !!!!

چلو ماہ رخ کے کہنے پر سب دم دما کر باہر بھاگے۔۔۔۔۔

اف کیا چیز ہو تم دونوں شاہ رخ اور جہانگیر ہاہاہاہا۔۔۔۔۔

واپسی پر سارے راستے وہ ہنستے رہے ارد گرد سے گزرتے لوگوں نے حیرت سے مڑ مڑ کر ان پاگلوں کو دیکھا۔۔۔

شاہ رخ سر آپ کے فرینڈز کا بل اس میں رخ دیں!

ویٹر نے مینو کارڈ ان کی طرف بڑھایا

""کون میں ؟؟؟؟

جی آپ۔۔۔۔۔

دیکھیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے.. نا ہی میں کوئی بولیووڈ کا ہیرو ہوں اور نا یہ مغل بادشاہ.. میں اشرف ہوں اور یہ رمضان!

اس شخص نے اپنا تعارف کروایا!!!

سروی ارنوٹ رسپونسیبل """ابھی جن مادام کو آپ نے ہاتھ ہلایا انھیں نے بتایا"

کیا؟؟؟؟؟

یس سر!!

اشرف دے دے بل ہم برا پھنسے تیری دیکھا دیکھی ہلایا تھا میں نے ہاتھ!!!!

سری تیاری مکمل ہو گئی ہے بھابھی!

جی ہو گئی ہے۔۔۔

نمرہ نے فرح بیگم سے پوچھا تو انہوں نے کہا!

معاذ اور نمیر سعد کو ریسیو کرنے داجی کے ساتھ ایئرپورٹ گئے ہیں پہنچنے والے ہوں گے ہم بھی کپڑے تبدیل کرلیں۔۔۔ نمرہ بیگم نے کچن سے نکلتے ہوئے کہا

اور سعد کا کمرہ صاف کروا دیا گیا؟

جی وہ ماہ رخ نے صبح ہی صاف کر دیا تھا!

ہمممم ٹھیک ہے۔

جیسے ہی پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی سب ہی باہر کی طرف بڑھے

السلام وعلیکم!

کسرتی جسم، سفید رنگ، کلین شیو، بھورے بال، پینٹ شرٹ پہنے ہوئے سعد بہت خوبصورت لگ رہا تھا!

وعلیکم السلام! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہمارا بچہ سہی سلامت واپس آگیا!

افففف مما گلے نہیں لگائیں گی۔۔۔ سعد نے فرمائش کی!

میرا بچہ ماں صدقے "نمرہ بیگم نے اسے خود سے لپٹایا!!!!

اف کچھ لوگ سڑ رہے ہیں معاذ بھائی اتنا تو نا سڑیں"" سعد نے آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے کہا

بدمعاش کہیں کا بلکل نہیں بدلا! داجی نے ہنستے ہوئے کہا""""

بس داجی آپ لوگوں کی محبت نے بدلنے ہی نہیں دیا ورنہ وہاں کا ماحول تو اچھے اچھوں کا ایمان ڈگمگا دے

افففف کیا ماحول تھا وہاں کا ہر طرف حسن ہائے قسم سے میری جگہ آپ جاتے نا تو ہماری دوسری دادی لے اتے"" سعد نے کہا

بدمعاش کہیں کا! داجی کھسیا گئے!!!

اس پر سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

رات کا کھانا سب نے خوش گوار ماحول میں گپ شپ کے دوران کھایا!

گھر کے بڑے کھانا کھانے کے بعد اپنے کمروں میں چلے گئے تھے جب کہ ابھی تو ینگ پارٹی کے سونے کا کوئی ارادہ نا تھا""""""

وہ سب اس وقت ٹیرس پر بیٹھے تھے۔۔

رات کا اندھیرا، ہلکی ہلکی ہوا ماحول کو فسوں خیز بنا رہی تھی

ایسے میں نمیر اور عمیر سے کل کا واقع سنتے سعد کا فلک شگاف قہقہ فضا میں سکون کے اتعارش کو توڑتا چلا گیا!

ہاہاہا بھابھی کیا یہ آپ نے کیا! مین سر یسلی شاہ رخ اور جہانگیر۔۔۔۔

معاذ صاحب بچ کر رہیں کیا پٹاخہ بیوی ملی ہے آپ کو۔۔۔۔۔

معاذ مسلسل ماہ رخ کو گھور رہا تھا جس پر اس گھورنے کا رتی برابر بھی اثر نہیں ہو رہا تھا!

چلو ایک گیم کھیلیں!

کیا؟؟؟سب نے سعد سے پوچھا

شاعری کا مقابلہ!!

بہت مس کیا میں نے اس گیم کو!

ٹھیک میں سناتا ہوں پہلا شعر!

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔

ارشاد ارشاد۔۔۔۔

سب نے کہا

۔۔ابتدا میں کتنا معصوم سا ہوتا ہے عشق

ابتدا میں کتنا معصوم سا ہوتا ہے عشق

واہ واہ۔۔۔۔۔

چھوٹا سا کھوتی کا بچہ ہو جیسے

فٹے منہ

وہ سب جو بہت انہماک سے سن رہے تھے آخر میں اسے دو حرف کہتے معاذ کی طرف مڑے۔۔۔

عرض کیا ہے

"عشق کو بھی عشق ہو پھر میں دیکھوں عشق کو

کیسے تڑپے کیسے روئے پھر عشق اپنے عشق میں"

معاذ نے ماہ رخ کو دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

واہ واہ

اب آپ سنائیں بھابھی

"جدائی کا دکھ اگرچہ ہنس کر سہنا تھا

اسے رسمی ہی سہی مگر خدا حافظ تو کہنا تھا"

اہو پریشان نا ہوں بھابھی کوئی کسی کو نہیں چھوڑ رہا... سعد نے ہنستے ہوئے کہا

کیا مطلب... ماہ رخ نے پوچھا!

کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟ داجی مجھ سے پوچھے بغیر میری زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کیسے لے سکتے ہیں؟

ماہ رخ تو گویا صدمے میں ہی آگئ.......

صرف تمہاری زندگی کا فیصلہ... میری زندگی نہیں ہے..... میرے خواب نہیں؟ تم تو اس طرح ریکٹ کر رہی ہو جیسے صرف تمہاری زندگی داوء پر لگی ہے؟ رخصتی تو تمہاری میرے ساتھ ہی ہونی ہے نا؟ میں کروں گا تمہیں برداشت کروں گا تم بھی مجھے کر لینا.. بعد کی بعد میں دیکھیں گے!.....

معاذ کہاں چپ رہتا....

اووہ چپ کریں آپ دونوں.....

داجی کو آپ دونوں کے نیک خیالات سے آگاہ کرنا پڑے گا سعد نے دونوں کو ڈرانا چاہا.. دیکھو ایسا کچھ مت کرنا جس سے داجی کو دکھ پہنچے... نمیر نے ان دونوں کو وارن کیا..

میں تو کچھ نہیں کہوں گا پر ان محترمہ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا ....

معاز نے کندھے اچکاتے ہوےء کہا....

واوء یہاں بھی آپ نام بنانا چاہتے ہیں نا.. آپ کو لگتا ہے میں داجی کو منع کر دوں گی اور سب کی نظروں میں بری بن جاوءں گی...اور منع نہ کر کے اچھے بن جاءیں گے.. نہیں ہرگز نہیں!!..

اب ایسے تو ایسے سہی..

ماہ رخ نے سوچتے ہوےء کہا...."" محفل برخاست کی جاتی ہے...کیونکہ ماحول میں تناوء بڑھ چکا ہے"...

عمیر کی بات پہ سب ہنستے ہوےء اپنے کمروں کی طرف بڑھ گےء... چلو ماہ رات بہت ہو گئ ہے چلو اندر چلو... سحر نے بے چین سی کھڑی ماہ رخ سے کہا....

سحر تم جاوء میں کچھ وقت اکیلے گزارنا چاھتی ہوں... ماہ رخ نے سحر سے کہا..

ٹھیک ہے جلدی آنا...

سحر کہتے ہوےء اپنے کمرے کی طرف چلی گئ....

اور ماہ رخ ماضی میں چلی گئ جسے سوچ کر اسے سب سے زیادہ تکلیف ہوتی تھی.......

تین سال پہلے۔۔۔۔۔

ماہ یار اس بار سر احمد نے اچھے مارکس لینے والے بچوں کو کمرشل ایریاز کے وزٹ پر لے کر جانا ہے اور وہ بھی اپنے خرچے پر.....

آیم سو ہیپی یار ہمارے مارکس تو 90٪ سے اوپر ہیں... کتنا مزہ آۓ گا نا...

ثانیہ نے اپنی خوشی پر قابو پاتے ہوۓ کہا...

سچی..ماہ رخ نے خوشی سے کہا...

مچی بچو...اور سر نے تم پر تو خاص مہربانیاں کرنی ہیں..

یونیورسٹی میں تقریباً سب ہی جانتے تھے کہ سر احمد ماہ رخ کو پسند کرتے ہیں...

مگر ماہ رخ نے ہمیشہ ان کو بحیثیت استاد عزت دی تھی..

ایک دو مرتبہ سر نے بات کرنے کی کوشش کی تو ماہ رخ نے باتوں کا رخ موڑ دیا...

کر چکی بکواس...ماہ رخ نے غصے سے کہا...

ہاں ثانیہ نے بھی سکون سے کہا...

سر کو بھی نرمی کی زبان سمجھ میں نہیں آتی اب میں بھی اپنے طریقے سے سمجھاؤں گی !

کیا کرو گی تم ماہ رخ؟؟

بس دیکھنا اب ماہ رخ کا جلوہ....

اب سر کی خیر نہیں... ثانیہ نے دل میں سوچا.

....

بابا....

جی بیٹا بولیں....وقار صاحب نے لاڈ سے پوچھا..

بابا میرے 90٪ سے ابو مارکس آےءہیں اور سر ہمیں کمرشل ایریاز کی سیر کے لیے لے جا رہے ہیں

...میں بھی جاوءں پلیز زززززز...۔

ہمم کب جانا ہے..

کل بابا...مجھے پتا ہے آپ منع نہیں کریں گے....اوکے تھینکیو! بابا....باےء

شیطان کہیں کی...

سٹوڈینٹس سب پہنچ گےء...؟؟؟؟

یس سر!

اوکے.. آپ سب لوگ اس وین میں بیٹھیں...

تمام رستے سر احمد ماہ رخ کو بیک مرر سے دیکھ رہے تھے....چونکہ ماہ رخ ڈراءیونگ سیٹ کے پیچھے ہی بیٹھی تھی...

سر کے اس طرح دیکھنے پر پہلے تو ماہ رخ بوکھلا گئ مگر پھر اپنے پلان کے مطابق کبھی نظریں جھکا لیتی یا کبھی شرما جاتی....

پہلے تو سر احمد کو حیرت ہوئ مگر پھر آہستہ آہستہ انہیں بھی یقین ہو گیا کہ ماہ رخ بھی انہیں پسند کرتی ہے...

یہ ہے انجم گروپ آف انڑسٹریز...لاہور کے مشہور کمرشل ایریاز میں سے ایک""""..

چلیں میں آپ کو کمپنی کے مارکٹنگ ایریاز دکھاتا ہوں...

سر احمد کے کہنے پر وہ سب ان کی تقلید میں چل پڑے....

....

معاذ بیٹا آج انجم گروپ آف انڈسٹریز میں جو میٹنگ ہے وہ آپ اٹینڈ کر لینا....

مجھے اور ابا حضور کو کسی ضروری کام سے جانا ہے..ہم نکل رہے ہیں اوکے چلو آل دی بیسٹ..۔۔

اوکے بابا میں سنمبھال لوں گا.....

مارکٹنگ ایریاز کے وزٹ کے بعد وہ سب پھر پارکنگ ایریا میں جمع ہوۓ...

اس دوران ماہ رخ اپنی حرکتوں سے یہ باور کرواتی رہی کہ وہ بھی سر کو پسند کرنے لگی ہے....

جب سب بچے ایک طرف جمع ہوۓ تو ماہ رخ اور ثانیہ ایک کونے میں کھڑی ہو گیں...

آ رہے ہیں؟....

ہاں ماہ ہماری طرف ہی آ رہے ہیں...؛؛؛دیکھو میں تمہارا ساتھ اس لیے دے رہی ہوں کیونکہ مجھے کار چاہیے..

""""مل جاۓ گی..... صبر ویسے بھی احمد سر کروڑپتی ہیں چند لاکھ روپے خرچ بھی دیں گے تو کوئ فرق نہیں پڑے گا انہیں.....!؛

ماہ چپ آ گۓ سر...

یار ثانیہ میں بہت دکھی ہوں میرا دل کرتا ہے میں مر جاوءں میں زندہ نہیں رہنا چاھتی!!!.....

کیا ہوا ماہ مجھے بتاوء کیوں رو رہی ہو...؟

""" تمہیں پتا ہے میری کرولا پرانی ہو گئ ہے.. میں نے بابا سے نئ ہونڈا سوک کار کا بولا تو انہوں نے مجھے بہت ڈانٹا اور کرولا بھی لے لی....

آج میں یعنی کہ میں! بس کے ذریعے آئ ہوں اور پتا ہے بس میں اتنے لوفر لڑکے بھی تھے... انہوں نے مجھے اتنا چھیڑا کہ کیا بتاوءں... کہتے..

جانیمن آہ.......

اور پھر ماہ رخ زور شور سے رونے لگی...

ثانیہ نے اسے گلے لگالیا...

ماہ رخ سہی جا رہی ہو بچارے پگھل رہے ہیں..

اوہ سر آپ سوری... پتا نہیں چلا... ثانیہ نے معزرت کرتے ہوۓ کہا...

اوکے کوئ بات نہیں میں ماہ رخ سے بات کرنے آیا تھا...

اوکے سر... ثانیہ کہتے وہاں سے ہٹ گئ...

مہں دراصل آپ کے ساتھ سیلفی لینے آیا تھا... احمد نے خجل ہوتے ہوۓ کہا.....

اوہ سر بنالیں یہاں سے ویو اچھا ہے....

....

علی گاڑی روکو زرا... معاذ کے کہنے پر علی نے گاڑی روکی...

معاز میٹنگ سے فارغ ہو کر واپس جا رہا تھا کہ واپسی پر باہر نکلتے ہوے ٴاس نے ایک اچٹی سی نگاہ باہر دوڑائی...اور پھر نظر پلٹنے سے انکاری ہو گئ...

وہ غالبا ماہ رخ ہی تھی مگر ایک لڑکے کے ساتھ وہ بھی اتنی قریب معاذ سے اس سے زیادہ برداشت نا ہوا..

معاذ نے بچپن سے ہی ماہ رخ کا نام اپنے نام کے ساتھ سنا تھا وہ اسے پسند کرتا ہے اسے اس کی بچوں والی حرکتوں پر اکثر ڈانٹا کرتا تھا مگر اب اس طرح ماہ رخ کو ایک غیر مرد کے ساتھ دیکھا تو غیرت نے مزید گوارا نہیں کیا

وہ تن فن کرتا ماہ رخ کے سر پر پہنچا!

ماہ جا کر گاڑی میں بیٹھو!!!!! ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا""""

اوہ کون ہو تم؟ہمت کیسے ہوئی میری ماہ رخ کو ماہ کہنے کی؟ احمد سر نے تنک کر پوچھا!!!

کیا بولا تو سالے؟میری ماہ رخ واہ کیا خوش فہمی ہے؟ معاذ استہزائیہ ہنسا! سالے بہن ہے تیری" سمجھا کہ سمجھاؤں؟

اور ماہ سنا نہیں تم نے گاڑی میں جا کر بیٹھو! اب کہ وہ ماہ رخ کی طرف گھوما۔۔۔

مگر ما۔۔۔معاذ!!!

ماہ بیٹھو گاڑی میں سمجھی !!!

ماہ رخ نے کچھ کہنے سے پرہیز کیا اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئ!

اور تو پوچھ رہا تھا نا میں کون ہوں؟

میں منگیتر ہوں ماہ رخ کا! معاذ توصیف احمد خان اور میری چیز پر کوئی نظر رکھے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور پھر وہ آنکھیں کچھ بھی دیکھنے سے قاصر ہو جاتی ہیں ٹھیک ہے نا امید ہے سمجھ آگیا ہو گا ہے

نا؟؟؟""""

معاذ نے احمد کے کالر سے ان دیکھی گرد صاف کی ایک تنبیہی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے گلاسس آنکھوں پر لگائیں اور گاڑی کی طرف بڑھ گیا!!

""احمد ہونق سا بنا اسے دیکھتا رہا""""

معاذ وہ۔۔

جسٹ شٹ اپ ماہ رخ وقار ایک لفظ نہیں سن رہا میں !!!!!

معاذ نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی اور پھر سے ونڈ سکرین کے پار دیکھنے لگا!

گاڑی پورچ میں روک کر معاذ داخلی دروازہ عبور کرتا اندر چلا گیا!

جانے ایسی کیا بات کی اس نے بڑوں سے کچھ ہی دنوں میں ان دونوں کا نکاح کر دیا گیا!

معاذ اور اپنے رشتے کا تذکرہ سب سے سنتے سنتے ماہ رخ کے دل میں معاذ کی محبت کا پودا اگنے لگا گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ یہی پودا ایک درخت بن گیا؛

معاذ کی بے رخی نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا!

معاذ نے ایک بار بھی اس کی پوری بات سننے کی کوشش نہیں کی تھی!!اور نکاح کروالیا مگر معاذ کی سرد مہری مزید بڑھ گئی تھی """ """

ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا ہمسفر اس سے محبت کرتا ہو اس کی عزت اور اس کا احترام کرتا ہو!

اگر زمانے کے سرد و گرم سے بھی گزرنا پڑے تو وہ اس کے ساتھ ہو!!

ماہ رخ معاذ کی بے رخی پر ٹوٹی تھی!اس رات وہ روئی تھی مگر جب اٹھی تھی تو ایک عہد اس نے خود سے کیا تھا کہ وہ معاذ کو تب تک نہیں ہر مان بخشے گی جب تک وہ اس کا مکمل اعتبار نا کرے!!!

اس رشتے کو مضبوط بنانے کے لئے اعتبار ضروری تھا؛

"""مانا کہ تیری موجودگی سے

یہ زندگانی محروم ہے

جینے کا دوجا طریقہ

نا میرے دل کو معلوم ہے

تجھ کو میں اتنی شدت سے چاہوں!

چاہے تو رہنا تو بے خبر"""

ماہ رخ نے ایک لمبی سانس کھینچی

ماضی کا سفر آسان نہیں ہوتا!ماضی کے ان لمحوں میں جہاں اعتبار، مان ٹوٹا ہو بہت تکلیف دا ہوتے ہیں!

ماہ رخ اور اس کے رب کے سوا کون جانتا تھا کہ وہ معاذ سے محبت کرتی ہے ایک شدید محبت! مگر وہ محبت خود کو بہت خولوں میں کب سے دفنا چکی تھی!

رابطے ختم ہو جائیں تو بھی محبتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں جس طرح یادیں انسان کے حافظے پر قابض ہو جاتی ہیں اسی ترھا محبت بھی کبھی دل سے دستبردار نہیں ہوتی!!!!

ماہ رخ نے ایک گہرا سانس فضا کی سپرد کیا اور کمرے کی طرف بڑھ گئی""""""

"جس شب کو برستے ہیں ترے ہجر کے بادل

اس شب کو کبھی صوبہ کا ستارہ نہیں ہوتا

یوں ہی میرے پہلو میں چلا اتا ہے اکثر

وہ درد جسے میں نے پکارا نہیں ہوتا"""""

ماہ گل نہا کر نکلی تو اس کے موبائل پر میسج رنگ ٹون بجی!!

اس نے مسکراتے ہوئے تولیے کو ایک طرف رکھا اور بالوں میں ہاتھ چلاتی موبائل کی طرف آئی۔

ان باکس کھولا تو سب سے اوپر "بے ہودہ انسان" کا میسج جگ مگا رہا تھا!!!

میسج پڑھنے کے بعد اسے عمیر پر بے تحاشہ غصہ آیا؛

میسج کچھ یوں تھا کہ؛

"""اس نے پوچھا میرے بغیر رہ لو گے کیا؟

میں نے کہا آہو ایڈی توں آکسیجن"""""

کیسا؟اور ساتھ میں ایک ایموجی بھی بنا رکھا تھا!

چول انسان۔۔

زیر لب بڑبڑاتی وہ ڈوبٹہ لیتی باہر نکل گئی۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں بہت زور شور سے جاری تھیں۔ ہر کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ مگر جن کی شادی ہو رہی تھی وہ تو جیسے سے ہی اکھڑے ہوئے تھے ماہ رخ سارا دن کمرے میں رہتی اور معاذ صبح کا آفس گیارات گئے ہی واپس لوٹتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دونوں کا سامنا نا ہونے کے برابر تھا! ماہ رخ شاپنگ میں بھی کوئی دل چسپی نہیں دکھا رہی تھی"" اس کی سب شاپنگ سحر اور ماہ گل نے ہی مکمل کیں ۔گھر کے سب بچوں نے کپڑوں کے کلر اور ڈیزائن کوڈ سیم رکھے تھے۔

یہ آئیڈیا عمیر ہی کا تھا!

سب سے انوکھا"

لڑکیو! جلدی تیار ہو جاؤ اور کتنا وقت درکار ہے تم لوگوں کو؟؟؟؟

نیچے مہمان آچکے ہیں اور تم لوگ ابھی تک بس میک اپ کو ہی فائنل ٹچ دیے جاؤ"

جب کہ جس کا مایوں تھا وہ بے فکر سی بیٹھی انھیں تیار ہوتا دیکھ رہی تھی ایسے جسی مہندی اس کی نہیں یں تینوں بھوتنیوں کی تھی!!!

مہندی کا سارا انتظام باہر لان میں ہی مار کی لگا کر کیا گیا تھا!!! حویلی کو سنہری برقموں سے دلہن کی مانند سجایا گیا تھا"

اسٹیج کو گینڈے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

معاذ بھائی!!!!

سعد نے دروازہ پیٹا جو اندر سے مقفل تھا!

معاذ بھائی جلدی باہر آئیں "مہمان آچکے ہیں"

تبھی معاذ دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔

چلیں!!!

ہلکی ہلکی شیو، چوڑے کندھوں پر بھوری شال ڈالے ہوے، سفید شلوار قمیض، پشاوری چپل، ایک طرف سیٹ کیے ہوے بال، گہری سیاہ آنکھیں!!

سعد اور عمیر نے دل میں "ماشاللہ" کہا۔۔

ہاں جی چلیں! نمیر بھائی آجائیں" سعد نے سیڑھیاں اترتے نمیر کو بلایا۔۔

عمیر، نمیر اور سعد اوف وائٹ شلوار قمیض پر بھورے رنگ کی واسکوٹ پہنے ہوے بالوں کو سیٹ کیے ہوے بہت خوبصورت لگ رہے تھے!

معاذ بھائی پیارے لگ رہے ہیں آپ!! سعد نے معاذ کو دیکھتے ہوے کہا

اممم شکریہ تم لوگ بھی آج پیارے لگ رہے ہو۔بائے دی وے آج کس پالر پر گئے تھے؟

معاذ نے سنجیدگی سے پوچھا!

"اٹس نوٹ فیئر بھائی آپ کا بھی بس دل ہی رکھا ہے میں نے کہیں اسٹیج پر ایسی بھوتی لے کر نا بیٹھے رہیں"

سعد نے دانت نکالتے ہوئے کہا!!!

چلو بھی اب!! نمیر کے کہنے پر وہ باہر کی طرف بڑھے ؛؛؛؛؛؛

ماشااللہ۔۔۔۔۔

چاروں کو ایک ساتھ اتا دیکھ کر کتنی ہی ستائش سے بھرپور نگاہیں اٹھی تھی

انہوں نے سب سے پہلے دا.جی سے پیار لیا اور پھر اسٹیج کی طرف بڑھ گئے!!!

معاذ بھائی""""" اسٹیج کی طرف بڑھتے ہوئے سعد نے معاذ کو بلایا!

ہممممم بولو!

بھائی آپ نا ہم سے فاصلے پر چلیں!

کیوں؟؟ معاذ نے حیرانگی سے پوچھا!

وہ بھائی سب نا آپ کو دیکھ رہی ہیں مجھے تو کسی لڑکی کی نظر غلطی سے بھی ہم پر پڑتی محسوس نہیں ہو رہی!

سعد نے اپنی اور نمیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

وہ ایکچولی آپ دونوں کا تو نمبر لگ گیا کل آپ نے شادی شدہ ہو جانا ہے اور عمیر کا نمبر آپ کے بعد لگ جانا ہے!

ہممممم رہ گئے میں اور نمیر بھائی جن کا سین بھی ابھی شاید نہیں چلا! کیا آپ دونوں کو ہماری معصوم شکلوں پر ترس نہیں اتا؟؟؟

نہیں!!!!معاذ کا جواب برجستہ تھا۔۔۔

سعد کی شکل دیکھ کر معاذ کے لئے اپنی ہنسی پر قابو پانا مشکل ہو گیا!

کاش لڑکیوں کو نظر آجاے کہ دولہے کے کنوارے بھائی بھی ہیں... سعد نے بے چارگی سے کہا

ماہ رخ اٹھو! چلو چلیں.. سحر نے ماہ رخ کو کھڑا کیا

سحر میں گھونگھٹ نکل لوں؟ ماہ رخ نے سحر سے پوچھا!!!

اوہو کوئی ضرورت نہیں کچھ بجلیاں تو آج گرنے دو معاذ بھائی پر" ماہ رخ کا ٹیکا سیٹ کرتے ہوے سحر نے کہا!

دفع ہو میں نہیں بات کرتی تم سے !!! ماہ رخ نے نروٹھے پن سے کہا

ماہ رخ،ماہ گل، سحر اور سمرن کے ہمراہ لان میں داخل ہوئی!

ماہ گل، سحر اور سمرن نے مہندی کی بڑی بڑی تھال پکڑ رکھی تھیں جب کہ ماہ رخ اور سحر ماہ گل کی دوستوں نے ایک ڈوبٹہ تھام رکھا تھا جس کے سائے میں انھوں نے ماہ رخ کو اسٹیج پر لانا تھا!!

****

معاذ ماہ رخ کو دیکھتے ہی بے خود سا ہو گیا۔۔وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگا !

یلو کرتی پر گرین لہنگا،گرین ہی کلر کا دوپٹہ جس کے بارڈر پر یلو کڑھائی تھی ،سر پر لیے ہوے ایک پلو اگے کی طرف کندھوں پر سیٹ کیے اور ایک پیچھے کی طرف ڈالے ہوے،ہلکا سا

پھولوں کا زیور ،میک اپ کے نام پر ہلکی ریڈ لپسٹک لگائے ہوئے،ایک کندھے پر جھولتی اس کی چوٹی؛وہ عام دنوں کی نسبت آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اھم۔۔۔اھم۔۔معاذ میاں تمہاری ہی ہے ؛دیکھتے رہنا ساری عمر !

عمیر کی بات پر معاذ خجل سا ہوتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

جب بولنا فضول ہی بولنا عمیر کے بچے۔۔

سب نے چونک کر ماہ رخ کو دیکھا۔

جو عمیر کو دیکھتی دانت یوں پیس رہی تھی کہ دانتوں کے درمیان عمیر ہو !!!!

"اگر معاذ نے یہ توقع رخ ہی تھی کہ چلو آج ماہ رخ چپ رہے گی تو اس نے معاذ کی اسی توقع کو لپیٹ کر اسی کے منہ پر دے مارا۔۔"یعنی کہ مجھ سے امید نا رکھنا کہ میں دلہن بن کر بھی خاموش رہوں گی اور کسی کا طنز برداشت کر جاؤں گی !!!""""

اپنی کچھ دیر پہلے کی خوش فہمی پر سر جھٹکتے ہوئے معاذ نے اپنا منہ موڑ لیا۔

ماہ رخ چپ کر کے بیٹھو مہمان دیکھ رہے ہیں !!

ماہ گل نے سمجھانا چاہا

ہممممم مجھے کیا سمجھا رہی ہو اس عمیر کے بچے کو سمجھاؤ نا !

ماہ گل نے عمیر کو دیکھا جو سخت پریشان ہونے کی ایکٹنگ پوری فرما رہے تھے۔۔۔

ماہ گل کہاں ہے ہمارا بچہ۔۔تم۔۔تم نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی۔میں۔۔میں تمہے چھوڑوں گا نہیں!

ٹھرو ذرا برخوددار ہمیں بھی ہمارے پرپوتے سے ملواو۔۔

داجی جو کب سے انھیں شرارتیں کرتا دیکھ رہے تھے اسٹیج کی طرف بڑھے تو عمیر کے شوخ جملے ان کے کانوں سے ٹکرائے۔۔۔

ااا داجی کان تو چھوڑ دیں سب دیکھ رہے ہیں اور وہ سامنے کترینہ کیف جیسی لڑکی بھی دیکھ رہی ہے۔۔چھوڑ دیں نا داجی۔۔!!!

شرم کرو ہم تم سے ایسی گفتگو کی بلکل بھی امید نہیں تھی !

داجی بس ایک دفع شادی کروا دن آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔۔

ہاہاہاہا بے شرم کہیں کا !

داجی ہستے ہوے معاذ اور ماہ رخ کی طرف بڑھے۔۔۔

ماشاللہ نظر نا لگے میرے بچوں کو بہت خوبصورت لگ رہے ہو تم دونوں۔۔!!!

سحر ،ماہ گل اور سمرن نے ڈفرنٹ کلر کی سیم ڈیزائن والی کرتیاں پہنی ہوئی تھیں جن کے ساتھ انہوں نے شرارے پہن رکھے تھے۔۔

آہستہ آہستہ سب گھر والوں نے مہندی لگانے کی رسم پوری کی۔

آخر میں پھر سے ساری ینگ پارٹی اسٹیج پر آن دھمکی!!

عنایا بیٹا آپ یہاں اکیلی بیٹھی ہیں !

جائیں اسٹیج پر جائیں ماہ رخ وغیرہ سے بھی مل لو ! آپ کا پوچھ رہیں تھی مجھ سے۔

جی آنٹی ضرور !

فرح بیگم کے خلوص پر وہ مسکراتی ہوی اسٹیج کی طرف بڑھ گئی۔

السلام علیکم ماہ رخ آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں.....

حد ہو گئ ہے عنایا...مطلب میں پیارا نہیں لگ رہا...معاذ نے بھنویں سکیڑتے ہوۓ کہا.....

آہاں آپ بھی پیارے لگ رہے ہیں بھائ....

ویسے معاذ بھائ آپ بہت قسمت والے ہیں جو ماہ رخ جیسی بیوی ملی ہے آپ کو..

عنایا نے کہا....

ہے نا عنایا قسمت واقعی اس لنگور پر مہربان ہوئ ہے ..وہ ضرب المثل ہے نا...

لنگور کی جیب میں حور...

شرم کرو ماہ رخ اپنے مجازی خدا کی اتنی بے عزتی تو نہ کرو....

عنایا نے اسے ٹوکا...

اف ویسے بندا کتا پال لے بلی پال لے پر کبھی خوش فہمی نہ پالے... حسن پرست لوگ

ہنننہ....معاذ نے سر جھٹکا..

یہ عادت تمہاری ہے سب کچھ پالنے کی....ماہ رخ نے تپ کے جواب دیا..

گویا چپ رہنا تو سیکھا ہی نہیں تھا....

حساب برابر کر کے ہی دم لیتی....

اف تم لوگ پھر لڑنا شروع ہو گےء داجی کو بتاتی ہوں مطلب کہ حد ہی ہو گئ ہے.... سحر ان کے لڑنے سے تنگ آ گئ تھی...

ارے چھوڑو سحر دونوں لڑتے ہی اچھے لگتے ہیں...

عنایا کی بات سے سب نے اتفاق کیا....

سعد جو کہ اندر سے کچھ لینے گیا تھا واپسی پہ معاذ اور ماہ رخ کے ساتھ کسی لڑکی کو ہنستے دیکھ کر اس طرف ہی چلا آیا ...اس لڑکی کی اس طرف پشت تھی...

اس لڑکی نے بلیک کلر کی لمبی فراک اور ساتھ میں حجاب پہن رکھا تھا ...سعد کو ہی آواز کچھ جانی پہچانی سی لگی....وہ سٹیج تک پہنچا...

اچھا ماہ رخ میں اب ماما پاس چلتی ہوں ...یہ کہہ کر عنایا جیسے ہی پلٹی سعد کو اپنے پیچھے کھڑے سعد کو دیکھ کر حیران رہ گئ.....

سعد کا حال بھی اس سے الگ نا تھا ان دونوں نے بالکل نہیں سوچا تھا کہ وہ دونوں دوبارہ ملیں گے اور اگر ملیں گے بھی تو اس طرح....

تم!!!

ارے تم......حیرت کی وجہ سے سعد کی زبان گنگ ہو گئ تھی...وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کہ وہ معصوم سی لڑکی جو پہلی ہی ملاقات میں ہی یہ لڑکی سعد کا دل بھی لے گئ تھی پر سعد یہ بات ماننے سے انکاری تھا....

سعد تم اسے پہچانتے ہو شفق آنٹی کی بیٹی عنایا...

کون شفق آنٹی ؟سعد ن الٹا سوال کیا...

ارے وہی ماما اور چھوٹی ماما کی فرینڈ اور بابا کی کزن.....اور تمہیں پتا ہے بچپن میں تم دونوں اتنا لڑتے تھے کے کیا بتاوءں.... بالکل بھئ نہیں بنتی تھی تم دونوں کی.... معاذ نے اسے مزے سے بتایا....

تو ابھی بھی کون سا بنتی ہے...سعد زیر لب بڑبڑایا..

کیا کہا آپ نے.....

کک.. کچھ .. بھی تو نہیں ..مم میں نے تو کک..کچھ نہیں کہا...میں آتا ہوں ابھی...سعد عنایا کے پوچھنے پر گڑبڑا گیا...

سعد نے عنایا کو ایک نظر دیکھا اور اندر چلا گیا..

گھر کے سارے فرد خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے اور اب ینگ پارٹی کا تائم شروع ہو گیا تھا...

سو میرے پیارے چوچے اور معزز چوچیوں اٹھو اور گانے کی تال پہ جھومو....

عمیر نے بے سری آواز میں کمنٹری کرتے ہوےء کہا...

اس وقت سب مہمان جا چکے تھے اور وہ سب لان میں بیٹے تھے....

معاذ سعد نمیر اور سمرن ایک طرف صوفے پر بیٹھے تھے جبکہ دوسری طرف ماہ رخ ماہ گل عمیر اور سحر ایک ساتھ صوفے پر بیتھے تھے...

وہ ایک دوسرے کے مقابل تھے...

یہ کام تم بخوبی کر سکتے ہو میری مانو تو مجرا ہی کر لو...آپ کی ہی تو مانتا ہے یہ دل بس حکم کریں شیلا کی جوانی، منی کی بدنامی،اور بے بی ڈول کو سونے کی نہ بنا دیا تو اپے اس عاشق کا نام بدل دینا....

ماہ گل کے کہنے پر عمیر نے خود کو سر تا پیر پیش کرتے ہوۓ کہا....

ہممممممم ...... شودا کہیں کا نا ہو تو....

ماہ گل کے کہنے پر سب ہنسنے لگے....

کسی کی ہو نہیں گیٔ...

سعد شوخ سی سیٹی بجاتے ہوۓ کہنے لگا...

چلو آج معاذ بھائ ہمیں گانا سنائیں گے...

ہاں معاذ گانا سناوء.. نمیر نے بھی کہا...

سب نے نمیر کی تائد کی ...

اچھا چلو میرا گٹار منگوا دو..

نسرین خالہ بات سنیں...

جی عمیر بیٹا ...

وہ معاذ بھائ کے کمرے سے ان کا گٹار لا دیں...

جی اچھا...

معاذ نے گٹار اٹھایا اور صوفے پر ریلیکس سے انداز میں بیٹھ گیا....

اس نے ایک نظر ماہ رخ کو دیکھا وہ نظریں جھکاےء بیٹھی تھی...معاذ نے گٹار پر دو دفعہ ایک مخصوص ٹیون بجائی...

یہ یہ ....یہ تو ماہ رخ کی پسندیدہ ٹیون تھی... چھوٹے ہوتے معاذ جب بھی گٹار بجاتا تو ماہ رخ کے لیے یہ ٹیون بجاتا تھا ....اس نے معاذ کو دیکھا معاذ نے اسے دیکھا اور انکھیں بند کر کے گانا شروع کیا...........

مجھ میں سفر تو کرتی رہے

ہر اک انس میں گزرتی رہے

شام و صبح تو میرا

تیرے بنا کیا میرا

دو جسم و جاں ایک ہیں

نا ہونا کبھی تو جدا

تیری میری کہانی.....ہے بارشوں کا پانی..

بن کے جو عشق برسے .....

تیری میری کہانی...

تیری میری کہانی.......ہے بارشوں کا پانی. ...

دیکھو نا کیسی اجازت ملی ہے..

اک دوسرے میں حفاظت ملی ہے..

جینے کی ساری ضرورت ملی ہے...

یہ جو بھی جیسا ہے یونہی ہمیشہ رہے جسطرح..

شام و صبح تو میرا..

تیرے بنا کیا میرا..

دو جسم و جاں ایک ہیں..

نا ہونا کبھی تو جدا. ...

تیری میری کہانی. ...ہے بارشوں کا پانی. ...

بن کے جو عشق برسے...

تیری میری کہانی......

معاذ نے گانا مکمل کیا اور آنکھیں کھولیں مگر جس کے لیے گانا گایا جا رہا تھا وہ تو اندر کی طرف جا رہی تھی نا وہ مڑی ،اور نا ہی وہ رکی۔۔۔۔

گانا ختم کر کے معاذ نے آنکھیں کھولیں تو وہ وہاں نہیں تھی اسے بہت دکھ ہوا کہ جس کے لیے گایا وہ تو وہاں موجود ہی نہیں تھی اس نے بددل ہو کر داد وصول کی اور سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گۓ کیونکہ اگلے دن رات کو رخصتی کا فنکشن رکھا گیا تھا تاکہ سب کی تھکان ختم ہو جاۓ.......

ماہ گل بار بار کروٹیں بدل رہی تھی اسے نیند نہیں آرہی تھی آخر کار تنگ آکر وہ اٹھی اور آرام سے کافی بنانے کی غرض سے کمرے سے باہر نکل آئی اپنے پیچھے آرام سے دروازہ بند کیا کہ کہیں سحر جو کہ اس کے ساتھ اس کے بستر پہ سو رہی تھی اٹھ ہی نہ جاۓ..

وہ کچن میں گئ اور کافی بنانے لگی اسے معاذ کی نظریں یاد آئیں اسے اتنا تو اندازہ تھا کہ معاذ بھی اس سے محبت کرتا ہے مگر اسے محبت سے زیادہ اس کا بھروسہ چاہیے تھا کیونکہ کسی بھی رشتے کی مضبوطی کے لیے اعتماد کا ہونا ضروری ہے.......

تم نے آج اچھا نہیں کیا..

معاذ کی اس اچانک افتاد پر وہ ڈر گئ وہ اپنی سوچوں میں اتنی غرق تھی کہ معاذ کے آنے کا پتا ہی نہ چلا....

معاذ کو بھی نیند نہیں آرہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ماہ وہاں سے اٹھ کر کیوں گئ تھی وہ اس سے بات کرنے کی غرض سے باہر نکلا تھا اور اسے کچن کی طرف جاتا دیکھ کر اس کے پیچھے چلا گیا تھا........

آج تم نے بہت بدتمیزی کی..

معاذ کے اس طرح اچانک آ جانے سے کافی جو کہ ماہ رخ کپ میں ڈال رہی تھی اس کے ہاتھ پہ گر گئ اس نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے....

آئم سوری....

معاذ نے اس کا ہاتھ چھپانا دیکھ لیا تھا اس لیے بولا ہاتھ آگے کرو....

کچھ بھی نہیں ہوا...ماہ رخ کی آواز سے ہی اسے پتا چل گیا کہ وہ رو رہی ہے...

اس نے ماہ کا ہاتھ زبردستی پکڑا اور اس دیکھنے لگا اس کا ہاتھ لال ہو چکا تھا ابھی وہ دیکھ ہی رہا تھا کہ ماہ رخ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور بولی آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی.....

معاذ کو اس کی سمجھ نہ آئی کہ وہ کیسی باتیں کر رہی ہے...کیا مطلب ہے تمہارا ماہ شوہر ہوں تمہارا......

مجھے نہیں پتا بس آئندہ بعد آپ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش مت کریے گا....یہ کہہ کر ماہ کچن سے چلی گئ..

پتا نہیں ماہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو اتنے خوبصورت رشتے کے ہونے کے باوجود تم اس طرح کی باتیں کر رہی ہو....

....

چند دن پہلے:

سعد ماہ رخ اور معاذ کی شادی کے لیے گفٹ لینے جا رہا تھا جب پیچھے سے ماہ رخ، سحر اور ماہ گل بھی اگئیں....

سعد پلیز ہمیں مال تک چھوڑ دو ہم نے شوپنگ کرنی ہے...

میں بھی مال ہی جا رہا ہوں چلو تم لوگ بھی آجاوء پر زیادہ ٹائم نہیں لگانا.....

ہاں ہاں نہیں لگائیں گے چلو آجاوء......وہ سب مال کی طرف روانہ ہو گےء....مال پہنچ کر وہ تینوں تو شاپنگ کو نکل گئیں اور معاذ اور ماہ رخ کا گفٹ لینے کے لیے سعد دوسری شاپ میں چلا گیا...

اس نے بہت سے شوپیس دیکھے پر اسے کوئ پسند نہ آیا اور پھر آخر کار اسے کاونٹر پر ایک بہت خوبصورت سا شوپیس نظر آیا اس میں ایک لڑکی اپنے ٹراوزر کو ٹخنوں سے اوپر کیے بیٹھی تھی اور لڑکے نے اس کا پاوءں اپنی ٹانگ پر رکھا تھا اور اس میں پازیب ڈال رہا تھا........

سعد فورن اسے اٹھا لایا اور بولا اسے پیک کر دیں.....

سوری سر یہ بکڈ ہے....

چلیں اس جیسا ایک اور پیس کر دیں....

سوری سر اٹس دالاسٹ پیس......

میں آپ کو اس کی دگنی قیمت دونگا......

ایسے کیسے دے دیں یہ میں خرید چکی ہوں.... آواز پر جیسے ہی سعد نے مڑ کر دیکھا تو دیکھتا رہ گیا پیچ اور گولڈن کے کنٹراسٹ میں شارٹ فراک اس کے ساتھ گولڈن ہی ٹائٹس پہنے اور پیچ ہی کلر کا ڈوپٹہ لیے وہ لڑکی سعد کے دل کی دنیا کو ہلا گئی... اگلے ہی لمحے

سعد نے خود کو کمپوز کیا اور بولا میم پلیز آپ کوئی اور لے لیں مجھے یہ بہت پسند آیا ہے......

ایسے کیسے دے دوں بھئی مجھے بھی پسند ہی آیا ہے میں تو نہیں دینے والی اور آخر کار پھر سعد کو ہی ہار ماننی پڑی.....

سعد کو وہ لڑکی پہلی ہی ملاقات میں لڑاکو پر معصوم سی لگی

....

عمیر......

جی ماما...

جاوء بیٹا جا کر پارلر سے ماہ رخ، ماہ گل، سحر اور سمرن کو لے آوء ان کا فون آیا ہے وہ تیار ہو گئی ہیں......

جی ماما میں ابھی جاتا ہوں...

شادی پر ماہ رخ، عمیر، نمیر سب کے ننھیال والے بھی آ ئے تھے....

شادی کے سارے انتظام عمیر، نمیر، سعد ہی سنبھال رہے تھے......

چونکہ نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا اس لیے فنکشن کمبائن ہی تھا......

سٹیج کے پیچھے کی دیوار مکمل طور پر سفید اور لال گلابوں سے بھرا تھا.....

اس کے سامنے ایک دیوان پڑا تھا اور مہمانوں کے لیے سامنے صوفے لگاۓ گئے تھے ہر کوئی مبحوط سا سارا سب دیکھ رہا تھا.........

****

ماشاءاللہ یہ ہماری ماہ رخ ہی ہے نا؟

سحر نے حیران ہوتے ہوۓ پالر والی سے پوچھا۔

مادام دراصل ماہ رخ میم کا سکن کلر بہت پیارا تھا۔ ہمیں اس پر کچھ زیادہ کام بھی نہیں کرنا پڑا۔

یہ تو ہے۔

سحر نے تابیدی انداز میں کہا۔

خود ماہ گل، سحر اور سمرن بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھیں

تینوں نے لہنگے پہن رکھے تھے سحر کا لہنگا پیچ، ماہ گل کا سلور، اور سمرن کا لہنگا پنک تھا اور اس پر ہلکا ہلکا میک اپ اور جیولری۔۔بالوں کو کھلا چھوڑ کر لوز کرل دیے گئے تھے۔

سحر، ماہ گل، اور سمرن کے ایک ساتھ ماشاءاللہ کہنے پر ماہ رخ جھینپ گئی۔

وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔

ڈیپ ریڈ لہنگا جس پر گولڈن سلور یش کڑھائی ھوئی تھی، کرتی گھٹنوں سے دو انچ اوپر تھی، بالوں کا جوڑا کیا گیا تھا جس کی دو چار لٹھوں کو باہر نکل کر کرل کیا گیا تھا، برائیڈل میک اپ اور خوبصورت مگر سادہ سی جیولری، دوپٹے کا ایک پلو آگے کی طرف اور ایک پلو پیچھے کی طرف ڈالا ہوا تھا۔

مادام آپ لوگوں کو لینے باہر عمیر صاحب آئے ہیں۔

اسی اثنا میں پالر کے گارڈ نے انھیں اطلاع دی۔

گی ہم آرہی ہیں_

سحر نے جواب دیا اور ماہ گل کی جانب بڑھی

ماہ گل۔۔۔

ہممممممم

ماہ گل نے شیشے میں اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دیتے ہوے اسے جواب دیا۔

ماہ رخ کی چادر کدھر ہے؟

سمرن کے پاس جو بیگ پکڑے ہیں انہی میں ہی ہے۔

سمرن ماہ رخ کی چادر دو۔

یہ لیں آپی۔۔۔

چلو ماہ رخ

سحر کے کہنے پر ماہ گل نے جلدی سے ماہ رح کی چادر اٹھائی اور اسے اوڑھا دے۔۔۔۔

دوسرے ہاتھ میں ماہ رخ کے وہ کپڑے جو یہاں پہن کر آی تھی

کاشاپر اٹھایا۔۔۔۔۔

اس تمام عرصے میں ماہ رخ خاموش رہی۔۔۔۔

جلدی کریں بجو!!!

عمیر بھائی کافی دیر سے باہر کھڑے ہیں۔

سمرن کے کہنے پر سب باہر کی طرف لپکیں

\-----------------------------

جب وہ تینوں ماہ رخ کو لے کر باہر آئیں

تو عمیر گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

عمیر نے جلدی سے شاپر اور دوسرا سامان ماہ گل سے لے کر ڈگی میں منتقل کیا۔۔۔۔

سمرن عمیر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جب کے سحر اور ماہ گل

پچھلی سیٹ پر ماہ رخ کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔۔

ماہ گل کو دیکھتے ہی عمیر کی رگ شرارت پھڑک اٹھی!!!!

بلاشبہ وہ دشمن جان اج بہت خوبصورت لگ رہی تھی مگر عمیر کو اسے چھیڑے بغیر سکوں کہاں ملنا تھا

_____؟؟؟؟

ویسے میں ایک بار ہی سمجھاوں گا

رخصتی پر خبر دار کوئی روی تو۔۔۔۔۔۔

عمیر نے کہا

کیوں ؟؟؟؟ ہمارے رونے سے تمھیں بل اتا ہے کیا؟؟؟؟

ماہ گل نے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

عمیر نے مسکراتے ہوئے کہا

تو کیا مسلہ ہے ؟؟؟؟؟ تمھے کیا موت پڑتی ہے ؟

اس کی فضول بات پر ماہ گل تپ ہی گئی

دراصل اج ہال میں بہت پیارے بچے جمع ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

تو؟؟۔۔۔اب کے ماہ گل جھنجلا گئی۔۔۔۔۔۔

یہ پالر والی نے مجھ سے بہت پیسے انیٹھے ہیں۔۔۔۔

عمیر روہانسا ہوا۔۔۔۔۔

بس بھو کے یہی بات ہے ؟؟؟

سحر نے پوچھا

نہی۔۔۔۔۔رونا نا تم لوگ بچوں نے دیکھ لیا تو ڈر جائیں گے۔۔

وہاں بغیر ٹکٹ کے بھوتنیاں دیکھنے کو ملیں گی۔۔۔اور ماہ رخ بھی اگر جذباتی ہوئی تو رات معاذ بھائی کی

گھونگھٹ پلٹنے کی بعد چیخ نکلے گی۔۔۔۔۔۔

عمیر بے جیسے قہقالگا کر اپنی ہی بات کا مزہ لیا۔۔۔

عمیر بکواس بند کر کے گاڑی چلاو!!!

اب کے گھونگھٹ کے اندر سے ماہ رخ چیخی۔۔۔

سب نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔۔۔۔

انا اللہ وانا علیھہ راجعون

معاذ بھائی تو گے یعنی حد ہو گی دلہن بن کر بھی

لتری کو سکون نہیں!

عمیر نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔

عمیر چپ کر کے گاڑی چلاو۔۔۔۔

ماہ گل کے کہنے پر وہ کندھے

اچھکاتا ہوا موڑ کاٹنے لگا۔

اترو۔۔۔

عمیر نے ہال کے عقبی دروازے پر گاڑی روکی۔۔۔

کیوں کہ بارات ابھی پہنچی تھی۔

مگر ابھی گاڑیوں میں ہی تھے۔۔۔

سمرن گاڑی سے نکل کر بارات میں شامل ہوی۔۔۔۔

سحر اور ماہ گل ماہ رخ کو لے کر عقبی دروازے سے ھال میں داحل ھویں۔۔۔۔

ماہ گل کو برائیڈل روم میں بیٹھا کر وہ بارات کے ویلکم کے لیے پھولوں کی تھالیاں لیئے باہر ائیں۔۔۔۔

بلیک شروانی پر ریڈ کلہ سفید چوڑی دار پاجامہ اور کھسا پہنے وہ بہت خوبرو لگ رہا تھا۔۔۔۔

کھانے کے بعد ماہ رخ کو اسٹیج تک لایا گیا۔۔

ماہ رخ نظریں جھکا لو پلیز۔۔۔۔

سحر نے اسے کہا جو دیدے پھاڑ کر ادھر ادھر

دیکھی جا رہی تھی۔۔۔۔

کیوں اسے کیا مسلہ ہے؟

اچھا نہی لگتا پلیز!!!!

اب کی بار منت کر کے کہنے پر اس نے نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

وہ اس وقت ارد گرد سے بے نیاز اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یاد تھا تو بس یہی کے وہ اس کے سامنے ہے "معاذ بھائی ماہ کا ہاتھ پکڑ کر اسٹیج پر چڑھائں"

عمیر کے کہنے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس

آیا۔اور چلتے ہوئے وہ اسٹیج کے آخری کنارے پر پہنچا

جہاں ماہ رخ سہج سہج کے قدم اٹھا رہی تھی

اس نے ماہ رخ کے پوچھنے سے پہلے ہی اپنی ہتھیلی پھیلا دی۔۔۔

ماہ رخ نے بے بس ہو کر ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا

بے اختیار اسے رات کو اس کی کہی ہوئی بات یاد ائی

"""ہمت کیسے ہوئی اپ کی میرا ہاتھ پکڑنے کی"""" معاذ نے اک جتائی نظر اس پر ڈالی اور ماہ رخ بھی وہ

ہی بات یاد کر کے سٹپٹا ہو گی۔۔۔

اسے اس لمحے اپنی بے بسی پر شدید رونا آیا کاش وہ دلہن نا ہوتی تو پھر معاذ کے جتنے بھی دانت نکل رہے تھے وہ خود انہیں توڑ دیتی!!

معاذ نے جب اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی تو

ماہ رخ نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

معاذ کو بہت خوش گوار حیرت محسوس ہوئی

مگر اگلے ہی لمحے ساری حیرت اڑن چھو ہو گئی۔۔۔

کیوں کے ماہ رخ اپنے پانچوں ناخن اس کی ہتھیلی میں گھسا چکی تھی۔۔۔اور خود کمال اطمینان سے سامنے دیکھ کر پوز بنا رہی تھی

دیکھنے والے سمجھے کے پوز بن رہا ہے مگر حقیقت صرف معاذ جانتا تھا یا اس کا خدا!!!

معاذ نے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر درد برداشت کیا

"""چھوڑو گا نہی تمھیں"""

دل ہی دل میں اک اور وعدا!!!

چلیں بھائی معاذ نکالیں ایک لاکھ!! سحر نے اپنی ہتھیلی پھیلائی۔۔

کیوں؟؟؟

معاذ نے انھیں تنگ کرتے ہوئے پوچھا

ارے دودھ پلائی کے!! ماہ گل نے کہا

میں نہی دے رہا!!توبا اتنا مہنگا دودھ !!

معاذ بھائی ایک روپیہ نا دیجئے گا ان فقیرنیوں کو!!

عمیر نے اپنی ٹانگ پھسانی لازمی سمجھی

کیوں مسلہ کوئی تمھیں!!ماہ گل عمیر پر بھڑکی۔۔۔

میں نے بتا دینا پھر!!عمیر نے دھمکی دی

کیا بتاؤ گے ہاں؟؟؟بولو؟

یہی کہ تم لوگوں نے یہ دودھ پاس والے فیتے کی دکان سے لیا تھا!!

عمیر نے کہا۔۔۔

کمینا!!ماہ گل ذیر لب بڑبڑائی۔۔۔

کیا اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔معاذ روہانسا ہو گیا۔

ابھی اس نے کتنی مزے سے یہ دودھ پیا تھا۔

نہیں معاذ بھائی دل پہ نا لیں یہ تو فطرتاً کمینہ ہے۔۔۔

اپ ایک لاکھ نکالیں!!

توبہ یہ دن دیکھنے کو میں زندہ تھا؟؟یہی دن؟؟

عمیر اس بات کو دل پہ لے گیا تھا۔۔۔

نہی ابھی اور بھی ایسے دن ہیں ان کے لیے

ابھی زندہ ہو۔۔۔

ماہ گل کے کہنے پر سب کا قہقہا جان دار تھا۔۔۔

ارے کیا تنگ کر رہے ہو؟؟؟ دے دو پیسے

بچیوں کو!!

داجی کے کہنے پر اخر کار معاذ کو اپنی جیب لٹانی پڑی۔

ماہ گل پیسے گنتی عمیر کے پاس سے گزری جس کی بو تھی لٹکی ہوی تھی

اف اتنی پیسے!!!اک اور جتاتی نظر ماہ گل عمیر پر ڈالتی یہ جا اور وہ جا۔۔۔۔

رخصتی کا شور اٹھا تو ماہ رخ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھر گیئں۔

اگر چہ وہ اک کمرے سے دوسرے کمرے میں جا

رہی تھی مگر اب ذمہ داریاں بڑھ گئ تھیں وہ ایک ازاد لڑکی نہی رہی تھی اب اس پر بہت سی ذمے داری

ان پڑی تھیں۔

وہ گھر جہاں وہ اب معاذ کے حوالے سے جانی جائے گی

کبھی نا کبھی اس کے اور معاذ کے درمیان اعتماد کا رشتہ قائم ہو گا۔

وہ معاذ کے سنگ زندگی کا سفر طے کرنے والی تھی۔

کیوں کے اللہ نے معاذ کو اس کا ہمسفر بنایا تھا۔

اس کی محبت کو محرم بنایا تھا۔

وہ اب اس کے گھر کی بیٹی نہیں رہی تھی

اب وہ اس کے گھر کی بہو بھی تھی۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچنے پر ماہ رخ کو کمرے میں ارام کرنے بھیج دیا گیا۔

جب وہ کمرے میں ائی تو گلابوں کی مسحور کن خوشبو ہر سو پھیلی ہوی تھی بیڈ پہ پھولوں کے بکے لگے تھے

جب کے بیڈ پر پھولوں کی پتیاں بچھائی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے اس نے اپنے اپ کو زیور اور میک اپ سے ازاد کیا اور پھر کپڑے بدلے،

بیڈ پر پڑی پتیاں کو اکھٹا کیا اور ڈسٹ بن کی نظر کیا۔۔۔۔۔۔

بیڈ پر اپنے ارد گرد تکیے پھیلا کر سوتی بنی۔۔۔۔۔

رات کا فنکشن تھا تو سبھی تھکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ینگ پارٹی نے بہت سے پیسے لینے کے بعد معاذ کو کمرے میں جانے دیا۔۔۔

معاذ مختلف کفیات میں گرا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

کمرے میں لیمپ کی روشنی نے ماحول کو خواب ناک بنایا ہوا تھا اس پر ستم گلابوں کی خوشبو۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹھکا۔۔۔۔

عین بستر کے درمیان وہ بہت مزے سے سو رہی تھی ارد گرد تکیہ رکھے

خود سے بے حبر ارد گرد سے بے حبر۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس تک پہنچا۔۔۔۔۔۔

میک اپ سے پاک چہرا۔۔۔۔۔

سادہ ٹی شرٹ اور ٹراوزر، کھلے بال ارد گرد پھیلے ہوے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوتے ہوئے اس کے چہرے پر دنیا بھر کی معصومیت تھی۔۔۔۔۔

چند لمحے وہ اسے دیکھتا رہا پھر اس پر کمبل درست کرتا اپنے کپڑے بدلنے چلا گیا

وہ واپس ایا اور تکیے اک طرف کر کے ماہ رخ کی طرف کروٹ بدل کر سو گیا۔

ماہ رخ کی انکھ اچانک ہی کھلی۔۔۔۔

معاذ کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟ معاذ کی اواز پر اس نے شعلہ باز نگاہوں سے معاذ کو دیکھا۔

وہ اس کی اچانک افتاد پر ہی جاگا تھا۔۔۔۔۔

اپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے بیڈ پر سونے کی؟؟

اس کی بات پر معاذ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اپ کا بیڈ؟؟

ہاں جی اب یہ میرا ہی ہے!

دھونس جماتے ہوئے کہا گیا۔

اچھا جی تو یہ بیڈ والی پھر میری ہوئی اس کے گرد بانہوں کا حصار باندھتے ہوئے معاذ نے کہا

چھ۔۔۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔ شرم نہی آتی؟؟

وہ تڑپتی ہوئی اس کی بانہوں سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

نہی آتی۔۔۔۔۔ بہت بے شرم مشہور ہوں الحمد اللہ!! شرمانے کے لیے تم ہی کافی ہو جان۔۔۔۔

چھی چھی۔۔۔۔ ایسے بھودا القابات سے مت

نوازیں مجھے آخری بار کہ رہی ہوں چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

ورنہ؟؟

اس کی بات کاٹتے ہوئے معاذ نے کہا

مریں کہیں جاکر!!

ماہ رخ اسے دھکا دے کر باتھروم میں جا گھسی

معاذ کے قہقہے نے باتھ روم تک اس کا پیچھا کیا۔۔۔۔

کتنے فضول انسان ہیں۔۔۔۔

اف بچو ماہ بیٹا!!!

ماہ رخ نے خود کو ہی تلقین کی۔

کیا ہے کوئی مسلہ ہے آپکو؟

ماہ رخ اس وقت شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی۔ معاذ جو باتھروم سے نکلا ہی تھا ماہ رخ کو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا دیکھ کر اسکی طرف ہی چلا آیا۔

اس کی مسلسل گھوری سے تنگ آکر ماہ رخ نے پوچھا۔

ہمممم مسلے کی لگتی۔ ٹیبل کے اگے پھیل کر کھڑی ہو میں نے بھی تیار ہونا ہے پھر اگر تمہارے ساتھ کھڑا ہوا تو محترما کہیں گی

"ہمت کیسے ھوئی آپ کی میرے ساتھ کھڑا ہونے کی؟"

معاذ اچھا خاصا تپا ہوا تھا۔

ماہ رخ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ۔۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔ ٹھک۔

ہٹو میں دیکھتا ہوں

معاذ نے دروازہ کھولا۔

السلام وعلیکم مما جان!

وعلیکم السلام !ماہ رخ اٹھی کہ نہیں؟

گی۔

جی مما میں بھی جاگ گئی ہوں۔

ماشاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بچی!

انہوں نے ماہ رخ کو دیکھ کر کہا جو پیچ کلر کے سوٹ میں بہت حسین لگ رہی تھی

وہ اپنی تعریف پر جھینپ گئی۔

کیا مما بہو ملی تو بیٹا بھول گیا؟

معاذ روہانسا ہو گیا۔

آنکھوں میں ہنوز شرارت تھی۔

نہیں میرا بیٹا لاکھوں میں ایک ہے۔

چلو شاباش ناشتہ ریڈی ہے نیچے آجاؤ۔۔

تحکم سے کہتیں وہ پلٹ گئیں

السلام و علیکم !

معاذ اور ماہ رخ نے سب کو سلام کیا اور اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ماہ رخ نے عمیر۔ سحر اور۔ماہ گل کو دیکھا وہ تینوں ہی بہت معنی خیز نظروں سے معاذ اور ماہ رخ کا ایکس رے کر رہے تھے۔

کیا؟

کرتے کی استینیں فولڈ کرتے ہوئے معاذ نے ان سے پوچھا۔

ک۔۔۔کچھ نہیں۔

داجی کو بھی اپنی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا پا کر وہ ہکلا گئے۔

معاذ سر جھٹکتے ہوئے ناشتہ کرنے لگا

توصیف بیٹا!!

جی ابا حضور

ولیمے کا انتظام دیکھنے کب جانا ہے؟

جی ابا حضور ہم تھوڑی دیر تک فارم ہاؤس کے لیے نکلیں گئے۔

ہمممم ٹھیک کسی بھی کسم کی کوئی کمی بیشی نا ہو

گی ابا حضور ہم پورا خیال رکھیں گے

ماہ بولو نا معاذ بھائی نے کیا گفٹ دیا؟

سحر۔ماہ گل۔اور سمرن پچھلے دس منٹ سے ماہ رخ کا سر کھا رہی تھیں۔

معاذ ناشتے سے فریگ ہوتے ہی باہر کی جانب بڑھ گیا تھا جب کہ باقی سب ویلیمے کا ریسپشن دیکھنے گئے تھے

ہممممم گفٹ یار بہت اچھا گفٹ دیا تھا معاذ نے !ایسا تو کوئی گفٹ ہو ہی نہیں سکتا۔

ماہ رخ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتی اب ریلکس ہو چکی تھی۔

اہو مجھے تو پہلے ہی پتا تھا معاذ بھائی اوپر سے ہی سخت ہیں اندر سے تو بڑی کوئی نکلی چیز ہیں۔

سحر نے کہا

ہیں ؟تمھے کیسے پتا؟

ماہ گل نے ابرو اچھکائی۔

ارے ظاہر سی بات ہے سخت نظر انے والے لوگ اندر سے نرم مزگ بھی ہوتے ہیں۔

خیر ماہ بتاؤ کیا گفٹ ملا؟

سحر گھما فرا کر پھر اسی موضوع پر آگئی۔

پیار ہائے پیار دیا کیا تم لوگوں کو لگتا ہے کہ پیار سے بڑھ کر کوئی تحفہ قیمتی ہو سکتا ہے؟

ہممممم واقعے پیار سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا بیگم!

معاذ جو ابھی باہر سے آیا تھا ماہ رخ کی باتیں سن کر جل بھن ہی گیا ایک تو محترمہ اس کے کمرے میں انے سے پہلے فوت ہو چکی تھیں اور اوپر سے جھوٹ!

مانو معاذ کے ارمانوں کا خون تھا۔

آ۔۔۔ آپ آپ کب اے

ماہ رخ ہکلاتے ہوے سیدھی ھوئی۔

ابھی جب آپ ہماری ویڈنگ نائٹ کے حسین لمحوں کو بیان کر رہی تھیں

دانتوں پر دانت جماتے ہوے معاذ نے کہا۔

چلو سب کے سامنے پیار کا مزید اظہار اور سہی۔

معاذ کی بات پر سحر۔ماہ گل۔اور سمرن کی دبی دبی ہنسی گونجی جب کہ ماہ رخ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔

معاذ اس کے سامنے آیا

یہ شعر میری بیگم کے لیے

"ہم ہو گئے ہیں تمہارے تمہیں سوچنے کے بعد

اب نا کسی کو دیکھیں گے تمہے دیکھنے کے بعد

دنیا چھوڑ دیں گے تمہے چھوڑنے کے بعد

خدا معاف کرے اس قدر جھوٹ بولنے کے بعد"

ماہ رخ کی رکی سانس بحال ھوئی دھندناتی ھوئی وہ بیڈروم کی طرف لپکی۔

سب کے قہقہے اسے کمرے تک سنائی دیے
ہممممم خبیث کہیں کا!

سلور میکسی۔ ہلکے میک اپ اور جیولری کے نام پر جھمکے پہنے ماہ رخ کوئی آسمانی حور لگ رہی تھی۔

بلیک ڈنر سوٹ میں اس کے ساتھ چلتا معاذ بھی شہزادوں سا حسن چرائے ہوئے تھا۔

دونوں کی جوڑی کو سب نے خوب سراہا۔

لڑکوں نے برات پر چوں کہ سفید شلوار قمیض کا تھیم رکھا تھا سو ولیمے پر سب نے بیلو ڈنر سوٹ پہن رکھے تھے

البتہ لڑکیوں نے شارٹ فراک اور کیپری پہنی تھیں۔

ولیمے کا فنکشن بہت اچھا گزرا۔ آخر میں معاذ اور ماہ رخ کا فوٹو سیشن چلا۔

سنیں!

سعد نے اسٹیج کی طرف جاتی عنایا کو پکارا۔

جی۔۔وہ سعد کی طرف پلٹی

پیچ ڈریس میں اپنی گوری رنگت اور خوبصورت نین نقش میں وہ سعد کو بہت خوبصورت لگی۔

میں گھما پھرا کر بات کرنے کا عادی نہیں ہوں صاف بات کرنا پسند کرتا ہوں میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

سعد نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

میری منگنی ہو چکی ہے مسٹر سعد!

یہ اپ کیا کہہ رہی ہیں؟۔سعد صدمے کی کیفیت میں بولا۔

نام نہیں پوچھیں گے میرے ان کا؟

عنایا شوخ لہجے میں بولی۔

سعد میں تو اتنی بھی ہمت نا تھی کے وہ اس کے سامنے کھڑا رہ سکتا۔

"مام میں گھر جا رہا ہوں وہ نمرہ بیگم کے پاس پہنچا۔

"خیرت بیٹا اپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟

نمرہ بیگم اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوے بولیں۔

"جی مام بس تھکاوٹ کی وجہ سے سر درد ہے

ریسٹ کروں گا تھوڑی دیر تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے جاؤ آرام کرو!"

اب کے نمرہ بیگم بولیں تو ان کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

سعد بھی اس وقت کسی کو فیس کرنے کی صورت میں نہیں تھا۔

"چلو بیٹا ماہ رخ کو لے جاؤ تم دونوں کافی تھک گے ہو"۔

توصیف صاحب نے کہا وہ خود بھی گھر ہی جا رہے تھے مگر کچھ بچے مہمانوں کو سی اف کرنا تھا سو انھیں کچھ دیر کے لیے ہال میں ہی رکنا تھا۔

"جی ڈیڈ"

چلیں ماہ رخ؟

توصیف صاحب کو جواب دیتا وہ ماہ رخ سے متوجہ ہوا جو تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

جی چلیے!

وہ اپنی مکیسی کو سمبلتے ہوے چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتے ہوے اس کے پیچھے ہو لی۔

سارا سفر خاموشی سے کٹا۔

گھر پہنچنے پر گارڈ نے گیٹ کھولا۔

گاڑی پورچ میں کھڑی ہوئی تو ماہ رخ اپنا کلچ اٹھاتی ایسے دھوڑی جیسے جیل سے رہائی ہوئی ہو۔معاذ بھی اس کے پیچھے ہو لیا کیوں کے وہ بھی تھک چکا تھا۔

لاؤنج میں دا جی بیٹھے تھے وہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

جس وقت وہ کمرے میں داخل ہوا اسی وقت ماہ رخ ڈریسینگ روم سے نکل رہی تھی۔

وہ ٹروزر اور شرٹ پہنے ہوئے تھی۔

اس پر اک نظر ڈال کر معاذ بھی فریش ہونے چلا گیا۔جب تک معاذ فریش ہو کر لوٹا ماہ رخ لمپ اون کرتی بیڈ پر لیٹ چکی تھی۔

اج اس نے تکیے نہیں رکھے جانتی تھی کہ کوئی فائدہ نہیں تھا معاذ پھر بھی بیڈ پر ہی سوئے گا۔معاذ بھی تھک چکا تھا سو بحث کیے بغیر وہ بھی خاموشی سے لیٹ گیا۔

صبح معاذ کی انکھ کھلی تو سب سے پہلے اس کی نظر اپنے پہلو پر گئی۔مگر ماہ رخ وہاں نہیں تھی۔اس نے تھوڑا سا سر اونچا کر کے دیکھا تو ماہ رخ اسے جائے نماز پر نظر آئی۔

شلوار قمیض پہنے ہوے وہ رات والے حلیے سے یکسر مختلف نظر آرہی تھی۔وہ مکمل انہماک سے نماز ادا کر رہی تھی۔

گھڑی پر نظر پڑی تو فجر کا وقت تھا۔

معاذ ماہ رخ کو دیکھ کر حیران ہوا اسے معلوم نہیں تھا کے ماہ رخ بھی نماز پڑھتی ہے۔

خود معاذ پانچوں نمازوں کو پابندی سے ادا کرتا تھا۔

معاذ بھی وضو کرنے کے لیے اٹھا اور ماہ رخ کے اگے جائے نماز بچھائی اور نماز پڑھنے لگا۔

ماہ رخ اب دعا مانگ رہی تھی۔معاذ نے نماز ادا کی اور مڑ کر اسے دیکھا جو اب اٹھ رہی تھی۔

تم نماز بھی پڑھتی ہو؟؟

سوالیہ انداز میں وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

ماہ رخ نے حیرت سے اسے دیکھا جیسی اس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"نہیں صرف اپ ہی مسلمان ہیں نا؟"

وہ تپ کر بولی۔

معاذ کچھ شرمندہ سا ہو گیا۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا"

وہ گڑ بڑ ایا۔

"جو مرضی مطلب ہو آپ کی بات کا مجھے فرق نہیں پڑتا۔جو مرضی سمجھیں مگر میں فارغ نہیں اپ کی باتوں کے مطلب سمجھنے کو"۔

بتمیزی سے جواب دے کر ماہ رخ پلٹ گئی۔

جب کے معاذ اسے دیکھتا رہ گیا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ ماہ رخ کس بات پر اس طرح ریکٹ کر رہی تھی۔

اس کا ارادہ لان کا چکر لگانے کا تھا۔سو وہ کمرے سے نکل کر لان کی طرف چلی گئی۔

"سوری معاذ مگر اپ کو تو کچھ بھی یاد نہیں مگر میں کچھ نہیں بھولی۔"

ماہ رخ نے تلخی سے سوچا۔

محبت کے دعوے سب کر لیتے ہیں مگر جو اعتبار کرتے ہیں وہ ہی محبت کرتے ہیں اور اپ تو مجھ پر اعتبار ہی نہیں کرتے

اپ کو کیا لگتا ہے میں اتنی آسانی سے کسی کے موبائل میں اپنی فوٹو بنوا لیتی ہوں۔نہیں معاذ شاید اپ نہیں جانتے۔

وہ صرف سوچ ہی سکی۔

سورج نکل رہا تھا آہستہ آہستہ رات کی تاریکی ختم ہو رہی تھی۔اور افق پر پھیلتا سورج ہر شے کو اپنی روشنی میں سمیٹ رہا تھا۔

ماہ رخ نے اک گہرا سانس کھینچا اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔

اسلام علیکم ایوری ون!!!

معاذ نے سب کو مشترکہ کیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

ماہ رخ نے معاذ کو دیکھا جو اس وقت آفس کے لیے تیار بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔

ہمیشہ کی طرح وہ بال اک طرف گرائے پینٹ کوٹ پہنے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

اس دن کے بعد معاذ اور ماہ رخ کی آپس میں کوئی بات نہیں ھوئی ایک عجیب سی سرد مہری دونوں کے درمیان چھائی ھوئی تھی۔معاذ صبح کا آفس گیا رات کو کمرے میں صرف سونے ہی آتا تھا۔ماہ رخ نے بھی اسے بلانا ضروری نہیں سمجھا۔معاذ چاہتا تھا کہ ماہ رخ خود اسے ناراضگی کی وجہ بتاے۔اسی سرد مہری میں دو ہفتے گزر چکے تھے۔

ماہ رخ کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کر کے معاذ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

معاذ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر ماہ رخ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

اس کے اس انداز پر معاذ کے عنابی ہونٹ مسکرا اٹھے۔

"معاذ بیٹا آج آفس سے جلدی آجانا شفق کے گھر دعوت ہے ہم سب انوائٹڈ ہیں "

نمرہ بیگم نے مسکراتے ہوے کہا۔

ٹھیک ہے مام"

معاذ کرسی دھکیلتا اٹھ گیا۔

جب کہ عنایا کے گھر جانے کا سوچ کر سعد کی آنکھوں میں سرخیاں پھیل گئیں۔اس نے بہت مشکل سے اپنے دل کو سمجھایا تھا اب وہ کسی اور کا نصیب تھی مگر یہ دل ایک آخری بڑ اس کے دید کے لیے ترس رہا تھا۔

داجی میری بھی شادی کروا دیں نا میں نے بھی ڈھیر ساری دعوتیں کھانی ہیں۔

عمیر نے دہائی دی۔

چل ہٹ نالائق کہیں کا ہر بات شادی پر ہی ختم ہوتی ہے تمہاری"

داجی اپنی لاٹھی اٹھا کر اٹھے تو عمیر صاحب کو فورا ان کے نیک خیالات کا الہام ہوا آؤ دیکھا نہ تاؤ فورن سے غائب ہوگئے۔

آہا برخودار کہاں دوڑ گئے ہو او تمہاری شادی بھی کروا دوں۔

سب ہی اس نوک جھونک سے لطف اٹھا رہے تھے۔جبکہ ماہ گل تو اسکی سب کے سامنے کرنے والی ہر وقت کی بکواس سے تنگ آچکی تھی۔

چھچھورا کہیں کا۔

السلام و علیکم!معاذ ابھی آفس سے واپس لوٹا تھا۔کمرے کی طرف جانے سے پہلے ہال میں چھوٹے بابا کو بیٹھے دیکھا تو ادھر ہی چلا آیا اور سناؤ آج کی میٹنگ کیسی رہی وقار صاحب نے پوچھا جی چھوٹے بابا الحمدللہ کامیاب رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ پروجیکٹ بھی ہمیں ہی ملے گا۔

معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو اللہ بہتر کرے اور ذرا جلدی سے جاکر دیکھو کہ ماہ رخ تیار ہوئی ہے کہ نہیں ڈنر کا ٹائم ہوگیا ہے جی بابا ! سعادت مندی سے کہتے ہوئے وہ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

افففف یہیں تو رکھے تھے کہاں گئے ؟

ماہ رخ دراز میں ادھر ادھر اپنے سونے کے کنگھن تلاش کر رہی تھی جو بڑی مما نے اسے منہ دکھائی میں دیے تھے۔

اپنے ہی دھیان میں گم اسے پتہ بھی نہ چلا کب معاز اس کے پیچھے کھڑا ہوگیا تھا۔

اوف اللہ جی اب میں لیٹ ہو رہی ہو نہ یہ معاذ جن کا ہی کام ہے کھڑوس کہیں گا ادھر ادھر ہاتھ مارتے پتہ نہیں میرے کنگن کہاں کر دیے اور جناب آفس سے بھی نہیں آئے کہیں انہی کی وجہ سے لیٹ نہ ہو جائیں ہم ہی۔سڑا ہوا کریلا، بندر کہیں کا بھو۔...

ابھی ماہ رخ اسکو مزید القابات سے بھی نوازتی اگر اسے اپنے کنگن نظر نہ آتے وہ تو بھلا ہو ان کنگنوں کا جو نظر آئے اور ماہ رخ کی فراٹے بھرتی زبان کو لگام لگا کنگن اٹھاکر ماہرخ جیسے ہی مڑی تو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں اپنے پیچھے نظر آتے معاذ کو دیکھ کر گھبرا گئی۔

وہ میں... میں وہ آپ کب آئے؟

ہائے اللہ جی پلیز اس بندے نے کچھ نہ سنا ہو" خوشی ہوئی بیگم جی آپ کی خیال جان کر ذرا میرے ان کانوں کو دو تین مزید القابات سنا کر معتبر کردیں_

معاذ نے چبا چبا کر کہا اور اسے دیکھا جو نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی ۔پرپل گھٹنوں تک آتی فراک، سی گرین کیپری کے ساتھ سی گرین ہی ڈوپٹہ جو پوری طرح پھیلا کر لیا گیا تھا، نازک سی بالیاں پہنے، ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ اس کے ہوش اڑا گئی۔

غصہ تو سارا جھاگ بن کر بہہ گیا۔

نہیں بس اتنی ہی کافی ہیں۔باقی پھر کبھی۔

وہ اس کو اپنی طرف دیکھتا پا کر بوکھلا گئی۔

ماہ!!!!!

گھمبیر لہجے میں بلایا گیا۔

جی۔۔۔جی۔۔۔جی وہ نہ تم۔۔۔۔

جی میں نہ۔۔

تم میں کہہ رہا تھا کہ ذرا سائیڈ پر ہونا مجھے اپنا سامان لینا ہے"

معاذ نے اپنی بات پوری کر کے اسے دیکھا جو سرخ ہو رہی تھیں شرم سے نہیں غصے سے۔

دفع ہو آپ ایک نمبر کے فضول آدمی ہیں۔

ہاہاہاہا نہیں دو نمبر کا ہوں۔

میری طرف سے بھلے 10 نمبر کے ہوں مجھے کیا فرق پڑتا ہے اس سے۔

"فرق تو پڑتا ہے آخر کو اس بندے کی بیوی ہو تم"۔

ایک ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل کی شیشے پر رکھے اور دوسرا ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے معاذ اس پر جھکا۔

جانے دیں مجھے وہ منمنائی۔

ہاں تو جاؤں نہ میں نے کونسا روک رکھا ہے تمہیں۔۔۔

واہ یہ شان بے نیازی ماہ رخ بس سوچ کر رہ گئی۔

"آہ لو برڈز رومینس واپس آکر پورا کرلینا فلحال تو شاید ہمیں کہیں جانا نہیں تھا؟" تھوڑی تلے ہاتھ رکھتے ہوئے عمیر دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا ان سے جیسے سوال کر رہا تھا۔"عمیر ٹھہرو تمہیں تو میں بتاتی ہوں"۔

ماہ رخ تو بھاگنے کی تیاری میں ہی تھی عمیر تو بس نجات دہندہ بن کر آیا تھا۔

معاذ نے آج کافی دنوں بعد بات کی ہے مجھ سے اللہ خیر ہی کرے"۔

آنٹی بہت اچھا کھانا بنایا ہے آپ نے بہت مزہ آیا۔

برابر میں ہی بیٹھے معاذ کی آواز پر اس نے تمام سوچوں کو جھٹکا۔افف چھوڑو مجھے کیا؟ "جی آنٹی آپ نے اتنے خلوص سے بنایا سب کچھ۔سچی بہت زبردست کھانا بنایا ہے آپ نے"۔

ماہ رخ کیوں پیچھے رہتی اور کھانا واقعی بہت مزے کا بنا تھا۔"تھینک یو سو مچ بیٹا ویسے سب کچھ عنایا نے ہی بنایا میں نے تو بس سویٹ ڈش بنائی ہے۔

ان کی بات پر سعد نے ایک نظر سامنے دیکھا عنایا برتن سمیٹ رہی تھی۔

"ہماری بیٹی نے تو بہت اچھا کھانا بنایا ہے۔

بھئی وجاہت اور شفق لگتا ہے اب ہم اپنی امانت لے ہی جائیں۔

توصیف صاحب کی بات پر عنایہ کے چہرے پر لالی پھیل گئی۔اور وہ کچن کی جانب دوڑ گئی۔

تمام بچہ پارٹی حیران و پریشان بیٹھی تھی۔

سعد تو ابھی تک شاک میں تھا۔

"ارے بھائی آپ ہی کی امانت ہے جب مرضی لے جائیں۔

"سعد کی الحمدللہ جاب سٹارٹ ہو گئی ہے۔اب تو شادی ہو ہی جانی چاہیے کیوں سعد میاں ؟"۔

وجاہت صاحب سے بات کرتے ہوئے آخر میں توصیف صاحب اس سے مخاطب ہوئے۔

آہ یا میرے اللہ۔۔۔

سعد نے بے اختیار ہی کہا۔

"کیا ہوا سعد تمہاری اور عنایا کی بات تو بچپن سے ہی طے ہے۔کوئی اعتراض ہے کیا؟

توصیف صاحب بولے۔"نہیں بابا میرا مطلب تھا نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے منگنی وغیرہ کو چھوڑیں سیدھی شادی ہی کروا دیں"_

اس کی بات پر سب کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"اف سعد تم نے بھی عمیر کی کرسی سنبھال لی ہے؟ اسی کی طرح کہہ رہے ہو میری شادی کروا دیں۔"

شفق بیگم ہنستے ہوئے بولیں

"جھوٹ میری کرسی نہیں سنبھالی انہوں نے" عمیر بولا۔

"جس رفتار سے یہ چل رہے ہیں نہ اگلے سال مجھے چاچو کہنے والے نے بھی آ جانا ہے جبکہ میری تو خالی منگنی بھی ڈسکس نہیں ہوتی۔مجھے لگتا ہے کہ جب میں بوڑھا ہو جاؤں گا تو دا.جی کہیں گے کہ "لگتا ہے میرا پوتا شادی کے قابل ہوگیا ہے اور پھر اللہ کر کے میں گھوڑی چڑھوں نگا"اور تب میرے بھتیجے، بھتیجیاں کہیں گے کہ یہ بوڑھے انکل دولہے کی جگہ پر کیوں بیٹھے ہیں؟"۔

عمیر نے سلگتے ہوئے کہا۔

ہاہاہا" برخودار تمہیں بہت جلدی ہے گھوڑی چڑھنے کی"

وجاہت صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ویسے میں نے کچھ کہنا ہے تمہیں" وجاہت صاحب نے عمیر کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

وجاہت صاحب عمیر کی بائیں طرف بیٹھے تھے۔جی۔۔۔جی !!

"شادی نہ کرواو ابھی بیچلر لائف انجوائے کرو ابھی سے تمہاری منگیتر کے سامنے تمہارا یہ حال ہے تو شادی کے بعد تو وہ تمہے بے حال کر دے گی۔"

اور ساتھ ہی انھوں نے ایک نظر سامنے بیٹھی ماہ گل کو دیکھا جو پیسٹری کو ایسے چبا رہی تھی کہ وہ پیسٹری نہیں عمیر ہو۔

" وہ تو انکل جی ان کی محبت ہے انہی کے کہنے پر تو میں نے بات کی ہے ورنہ مجھے کیا؟"

لڑکیوں کی طرح منہ پر دونوں ہاتھ رکھے شرمانے کی ناکام اداکاری کرتے ہوئے عمیر نے کہا۔

" پھر ٹھیک ہے! طے پایا کے ایک ماہ بعد نمیر اور سحر کی شادی ہوجائے اور ان کے ایک ماہ بعد سعد اور عنایا ،ماہ گل اور عمیر کی شادی ہو جائے ویسے بھی گھر کے بچے ہیں جلدی جلدی اپنی ذمہ داری اٹھا لیں تو ہی بہتر ہے اور ویسے بھی اب تو یہ اپنی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو گئے ہیں!!!

ویسے کسی کو کوئی اعتراض ہے؟

اپنی کہنے کے بعد دا.جی نے سب کو دیکھا۔

ٹھیک ہے پھر!!

سب کو مطمئن دیکھ کر دا.جی نے کہا۔

البتہ سحر ابھی تک شاک میں تھی اور دوسری طرف نمیر اتنا ہی ریلیکس تھا۔

""" اف یہ اتنے آرام سے کیوں بیٹھے ہیں جیسے انہیں کوئی مسئلہ ہی نہیں"۔

سحر کی نظروں کا اثر تھا شاید کہ نمیر نے اس کی طرف دیکھا نمیر کو اپنی طرف دیکھتا پا کر سحر بوکھلا گئی اور نظروں کا زاویہ بدلا اس کی اس حرکت پر نمیر کے ہونٹ بے ساختہ مسکرائے۔

گھر میں شادی کی تیاریاں بہت زور و شور سے چل رہی تھیں۔نمرہ بیگم ، سعدیہ بیگم اور فرح بیگم کا زیادہ تر وقت بازار میں گزرتا۔ماہ رخ کو ایسی صورتحال میں سارا گھر سنبھالنا پڑھ رہا تھا کیوں کے سحر کو اور ماہ گل بھی شاپنگ میں مصروف رہتی تھیں۔معاذ کی روٹین وہی تھی صبح آفس جاتا تو شام کو واپس آتا دونوں کی ملاقات ہمیشہ ڈنر یا ناشتے پر ہی ہوتی تھی۔ مگر دونوں کے درمیان سرد مہری ہنوز برقرار تھی۔شادی کے ہنگاموں میں مصروف کسی کو بھی ان کی سرد مہری کا اندازہ نہ ہوسکا دو دن بعد نمیر اور سحر کی مہندی تھی۔

ماہ رخ آج بہت مصروف رہی وہ کافی تھک چکی تھی جب وہ کپڑے بدل کر باہر آئی تو اسی لمحے معاذ بھی کمرے میں داخل ہوا۔دروازہ بند کرکے معاذ جب واپس پلٹا تو ماہ رخ بستر پر تکیہ سیٹ کر رہی تھی۔ایک بے تاثر سی نظر اس پر ڈال کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

ماہ آخر یہ کب تک چلے گا ؟؟؟

کیا؟؟

ماہ رخ انجان بنی۔

""تم جانتی ہو ماہ!!!

اگر میں تم پر پہلے غصہ ہوتا تھا تو اس کی وجہ تمہاری امیچورٹی تھی۔تم جانتی ہو میں تم پر بلاوجہ غصہ نہیں کرتا تھا۔تمہاری حرکتیں ہی ایسی تھیں۔دیکھو میں نہیں جانتا تھا کہ تم میرے اس غصے کو انا کا مسئلہ بنا لو گی۔میں ایک عام سا بندہ ہوں میں زیادہ ایکسپریسیو بندہ نہیں

ہوں۔اپنے ساتھ جڑے رشتوں کو لے کر میں بہت پوزیسیو ہوں۔میرے لیے ہر وہ رشتہ اہم ہے جو میرے ساتھ جڑا ہے اور پھر ہم نے تو عمر بھر یہی رشتہ نبھانا ہے۔ہمارے درمیان شاید دوستی اعتماد اور سچ بولنے تک کا بھی رشتہ نہیں ہے ہمارے درمیان نکاح کا ایک بہت مضبوط رشتہ ہے۔ہر رشتے کو کچھ وقت چاہیے ہوتا ہے۔ہمیں ابھی دوستی کا رشتہ نبھانا چاہئے کچھ وقت لگے گا اعتماد ، سچائی اور وفا کا رشتہ قائم ہونے میں تم میری شریک حیات ہو ماہ رخ ! کیا تم دوستی کا رشتہ نبھانے میں میرا ساتھ دو گی؟"""

وہ بہت مان سے اس سے پوچھ رہا تھا تو اس کا بھی انکار کرنے کا کوئی حق ہی نہیں بنتا تھا۔

انسان جب تک خود نہ چاہے حالات بدل نہیں سکتے۔ماہ رخ نے بھی جان لیا تھا کہ حالات تب تک نہیں بدل سکتے تھے جب تک وہ خود میں بدلاو پیدا نہ کر لیتی۔

"جی معاذ میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گی" "میں جانتا ہوں کہ کوئی ایسی بات ہے جسے لے کر تم پریشان ہو مگر میں تم سے نہیں پوچھوں گا۔ صحیح وقت آنے پر تم وہ بات خود مجھے بتاؤ گی۔ہمیشہ آنے والے وقت کے لیے اچھا گمان رکھنا چاہیے پرنسیس !

ٹھیک ہے کھڑوس!

ماہ رخ نے ہنستے ہوئے کہا۔

معاذ نے آج بہت عرصے بعد ماہ رخ کو اپنی وجہ سے ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔اندر کہیں بہت اطمینان سا اترا تھا۔

" اچھا مجھے لگتا ہے تم تھک چکی ہو سو جاؤ ویسے بھی آج تم بہت مصروف رہی ہو۔"

"آہم آہم کوئی کہتا تھا کہ ماہ رخ بہت کام چور ہے "_

ماہ رخ نے ایک ابرو اچکائی۔

"ٹھیک ہے مگر تم نے پروف کیا کہ میں غلط تھا۔

معاذ نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

" ابھی تو آپ بہت سی باتوں میں خود کو غلط پائیں گے "

"دیکھتے ہیں"

اس نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"آپ نے سونا نہیں ہے؟" اس نے معاذ سے پوچھا جو اسٹڈی روم کی طرف جا رہا تھا۔

"نہیں تم سو جاؤ مجھے ابھی تھوڑا کام ہے ایک فائل دیکھنی ہے ابھی یہاں اسٹیڈی کروں گا تو تم ڈسٹرب ہو گی_"

" ٹھیک ہے"

مارخ نے کمبل سیٹ کیا_

"گڈ نائٹ"

لائٹ آف کرتے ہوئے معاذ کمرے سے ملحق اسٹڈی روم میں چلا گیا۔

"گڈ نائٹ"

ماہ رخ نے زیر لب کہا۔

آج وہ بہت پرسکون تھی۔وہ جانتی تھی کہ اب وہ دن دور نہیں جب ان کے درمیان وفا اور اعتماد کا رشتہ بھی قائم ہو جائے گا۔

ہٹیں چھوڑیں میرا راستہ !

سحر منمنائی۔

سحر کیچن کی طرف جا رہی تھی جب کچن کے دروازے پر نمیر سے ٹکرا گئی۔

" ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ میری ہونے والی بیوی اتنی ٹیلینٹیڈ ہے۔"ک۔۔کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا؟ میں نے کیا کیا؟

سحر نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"یاد نہیں آرہا یا یاد نہیں کرنا چاہتی "

((ایک جھماکے سے سحر کے دماغ میں چوری کرنے والی بات آئی اہ تو نمیر جان گئے ہیں ۔چلو اچھا ہی ہوا اب کم از کم اتنا تو پتہ چل ہی گیا ہو گا کہ شادی کے بعد مجھے شوپنگ کے پیسے آرام سے دے دیا کریں گے۔ورنہ جانتے ہونگے کہ اگر سحر کو سیدھے طریقے سے پیسے نہ دیئے تو سحر انگلی ٹیڑھی کرکے نکال لے گی))۔

" کیا کہہ رہے ہیں آپ ٹھیک طریقے سے بتائیں؟"

سحر خود کو نارمل کر چکی تھی۔اسلئے اعتماد سے بولی۔

" کیا ہو رہا ہے یہاں؟" نمرہ بیگم کی آواز پر سحر دوڑتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

"وہ بڑی امی میں ابھی آیا."

سر کھجاتے ہوئے نمیر وہاں سے کھسک لیا۔ "شیطان کہیں کا"

نمرہ بیگم ہنستے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئیں۔

"ماشااللہ دونوں بچے کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں"۔

دا جی نے نمیر اور سحر کو دیکھتے ہوئے کہا جو ایک ساتھ اسٹیج پر بیٹھے بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔ آج ان دونوں کی مہندی تھی۔ نکاح دوپہر میں ہی ہو چکا تھا۔

کیا؟ کیا؟ دا جی ہم پیارے نہیں لگ رہے؟

عمیر نے صدمے سے کہا۔ "دا جی میرے دا جی کر دیں نا عمیر کی تعریف آج وہ دو گھنٹے پالر رہا ہے تب جا کر یہ بگے بندر سی بوتھی نکلی ہے"۔

ماہ گل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شرم لڑکی کچھ شرم تمہارا ہونے والا شوہر ہے"۔

دا جی کو ہنسی تو بہت آئی مگر ضبط کر گئے۔ کیا دا جی؟ "اٹ از ناٹ فیئر"

ماہ گل دا جی کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"وٹ فیئر اینڈ ان فیئر یہ سب کچھ نہیں ہوتا! اور آپ کہا کرو مجھے آخر کو تمہارا ہسبینڈ ٹو بی ہوں"۔

عمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

ہممم "آپ" اور وہ بھی تمھے؟ "منہ دھو کر رکھو اپنا" آیا بڑا!

ماہ گل پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

سنو!

نمیر نے آہستگی سے اسے پکارا۔

"جی؟"

"بہت حسین لگ رہی ہو آج"

نمیر نے دل کھول کر تعریف کی۔

جی۔جی شکریہ! سحر بمشکل بولی تھی۔ورنہ اس نے پہلی بار تعریف جو کی تھی بے ہوش ہونا تو بنتا ہی تھا۔

سحر نے اورینج کلر کی اونچی کرتی اسٹائل فراک پہنی تھی اور ساتھ میں ڈارک گرین شرارہ، پرپل ڈوپٹے کا ایک پہلو آگے اور ایک پلو پیچھے کو ڈالے ہوئے، کندھے پر ایک طرف ڈالی ہوئی فرینچ بریڈ، نازک پھولوں کا زیور پہنے وہ ہلکے ہلکے میک اپ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

نمیر بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا وائٹ کرتے شلوار پر، گولڈن واسکوٹ پہنے ہوئے پیروں میں پشاوری چپل، جیل سے سیٹ کیے بال، کلین شیو میں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

"ماہ

سیڑھیاں اترتی ماہ رخ معاذ کی آواز پر پلٹی۔

"جی؟؟"

"ماہ تمہاری بائیں آنکھ" "کیا ہوا میری آنکھ کو؟"

معاذ کی بات پر ماہ رخ کا ہاتھ بے ساختہ اپنی بائیں آنکھ پر گیا۔

" آج ڈراونی لگ رہی ہے دراصل تمہارا کاجل پھیلا ہوا ہے"

کیا؟؟؟

ماہ رخ صدمے سے بس اتنا ہی کہہ پائی۔

"ہٹیں میں نہیں کرتی آپ سے بات"

وہ معاذ کو ایک طرف کرتے ہوئے بولی اور وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ معاذ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا۔

"مذاق کر رہا تھا یار بہت خوبصورت لگ رہی ہو" پنک قمیض اور لائٹ گرین شلوار جبکہ پرپل ڈوپٹہ ایک کندھے پر سیٹ کئے ہوئے، بالوں کی البتہ چوٹی بنا کر کمر پر ڈالی ہوئی تھی، حنائی ہاتھوں میں چوڑیاں انہیں اور دلکش بنا رہی تھیں وہ بلاشبہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

معاذ نے شلوار قمیض پہنی تھی البتہ کندھوں پر شال ڈالی ہوئی تھی۔

معاذ نے ماہ رخ کو دیکھا جو بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

اگے بڑھ کر معاذ نے اس کی پیشانی چومی۔

معاذ کے ہونٹوں کا لمس اپنی پیشانی پر محسوس کرتے ہوئے ماہ رخ سرخ پڑ گئی۔

معاذ نے بہت ہی محبت سے اس کے چہرے پڑاتے جاتے رنگوں کو دیکھا۔

"اب چھوڑ بھی دیں مجھے اگر دیکھ لیا ہو تو"

ماہ رخ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے منمنائی دراصل اس میں اتنی ہمت بھی نا تھی کے معاذ کی طرف دیکھتی۔

معاذ نے مسکراتے ہوے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تو وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔

السلام علیکم آنٹی! کیسی ہیں آپ اور باقی لوگ نظر نہیں آرہے؟

سعد نے شفق بیگم سے پوچھا۔

ہاہاہا۔سید ھاسید ھالوگوں کانام پوچھ لونا بیٹا!

وجاہت صاحب ہنستے ہوئے بولے۔

صاف شرمندہ ہو گیا۔

وہ عنایا کو دیکھنے آیا تھا مگر وہاں وہ اسے کہیں نظر ہی نہ آئی۔

"دراصل عنایہ نے خود آنے سے منع کر دیا تھا کہہ رہی تھی کہ اسکی کچھ اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنے ولی ہے۔ صبح جمع کروانی تھی سو اب بیٹھ کر کمپلیٹ کرے گی۔""اوکے انٹی ول سی یو لیٹر!"

سعد مسکراتے ہوے پلٹا۔

"حد ہو گئی ہے ایک ماہ ہو گیا ہے شکل تک نہیں دکھائی مجھے ہمیشہ کوئی نہ کوئی بہانہ تیار رہتا ہے اس کے پاس۔ مگر خیر ایک ایک بدلہ گن گن کر لوں گا بچو"

سعد نے تپ کر دل میں سوچا۔

سعد چلتا ہوا اسٹیج تک پہنچا جہاں سب کزن مستیاں کر رہے تھے۔

سب نمیر اور سحر کو خوب تنگ کر رہے تھے۔ مہندی کے فنکشن کا انتظام لان میں کیا گیا تھا۔

"کتنا مزا آیا آج معاذ"

ماہ رخ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"ہمممم اللہ ان دونوں کو خوش رکھے"

معاذ نے دل سے دعا دی۔

"امین"

ماہ رخ بے ساختہ بولی۔

ماہ رخ!!!

"جی"

"یار یہ میرڈ ہو کر بھی بیچلر لوگوں کی طرح رہنا کتنا مشکل ہے نا؟"

"کیا مطلب؟"

جواب میں معاذ نے ماہ رخ کو ایسے گھورا جیسے کہہ رہا ہو" حد ہو گئی ہے بھئی حد ہو گئی ہے"

آہ۔۔مجھے نیند آ رہی ہے آف میں تو آج تھک گئی۔بہت زور کی نیند آ رہی ہے۔

معاذ کی نظروں کے پیغام پڑھتی ماہ رخ کمبل لیتی کروٹ بدل گئی۔

"میری بات سنو!"

معاذ نے چبا چبا کر کہا۔

"افففف معاذ نیند آرہی ہے لائٹ بند کر دیں اور سونے دیں مجھے بھی اور خود بھی سو جائیں خدا کا واسطہ ہے"

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گا"

"شوق سے دیکھیے گا کل جب تیار ہوں گی مگر ابھی تو لائٹ آف کر دیں"۔

"ویسے تم بہت پیاری لگ رہی تھی بس تھوڑی سی چڑیل۔۔۔۔

معاذ کی بات بیچ میں رہ گئی کیونکہ ماہ رخ نے اسے سرہانہ کھینچ کر مارا تھا۔

اف ظالم لڑکی! ایسے کرتے ہیں کیا؟

معاذ نے سرہانا دبوچتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! اور اب نہ سوئے تو میں اور بھی ظالم ہو سکتی ہوں"

ماہ رخ نے انگلی دکھاتے ہوئے اسے وارن کرنا چاہا۔

"آہو جاؤ ہم بھی تو اسی انتظار میں بیٹھے ہیں"

معاذ نے ذو معنی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی انگلی پکڑ کر چومی۔

"معاذ کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے؟ ہٹیں اور زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے"

اسے خود سے دور کرتے ہوئے ماہ رخ نے کہا۔

ماہ رخ کروٹ بدل گئی۔

دل معاذ کے اس انداز پر ایک الگ انداز میں دھڑکا۔بے اختیار اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

"تمہارے دل کی دھڑکنیں مجھے یہاں تک سنائی دے رہی ہیں"۔

معاذ نے ہنستے ہوئے کہا۔

معاذ آپ!!!!

ماہ رخ جارحانہ تیوروں سے اس کی جانب بڑھی۔

"اچھا بابا معاف کر دو"۔

معاذ نے دونوں ہاتھوں سے اس کے کان پکڑتے ہوئے معافی مانگی۔ جب کہ اس کے اس انداز پر ماہ رخ کھکھلا کر ہنس دی۔

"پاگل ہیں یہ"

ماہ رخ نے کروٹ بدلتے ہوئے سوچا۔

"تم نے کیا ہے"

معاذ کی آواز گونجی۔

"اف ماہ رخ کچھ کیا سوچنا اب یہ تو بہت خطرناک ہیں"

خود کو ڈپٹتے ہوئے ماہ رخ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

"آج تو دلہا صاحب آپ کے دانت شریف ہی اندر نہیں ہو رہے ہے"۔

سعد نے نمیر کو دیکھ کر کہا جو اس وقت گولڈن شیروانی میں ریڈ کلہ پہنے مسکراتے ہوئے بہت خوبرو لگ رہا تھا۔

"کس کے دانت اندر نہیں ہو رہے مجھے بتاؤ شاید اندر فکس نہ ہو رہے ہوں ایسے فکس کروں گا، ایسے فکس کروں گا کہ فکس ہونے کے بھی قابل نہیں رہیں گے"

اصلی بات سے بے خبر عمیر نے کرتے کے بازو فولڈ کرتے ہوئے ڈائلوگ مارنا ضروری سمجھا۔

"تھم جا ہیرو سمجھا! بات کا پتہ نہ ہو تو یہ اپنی چھ فٹ کی ٹانگ نہ اڑایا کر"

سعد نے عمیر کو اس کی اوقات یاد دلائی کہ "لے، لے بھائی تیری اتنی ہی عزت ہے"

عمیر بس ناراض نگاہوں سے اسے گھور کر ہی رہ گیا کیوں کہ بات کڑوی ہی سہی مگر سولہ آنے درست تھی

۔

"یا الٰہی ان کا یوں دیکھنا

اب ہم انہیں دیکھیں یا ان کی نظروں کو دیکھیں"

اے بس کر خاموش ہی رہ کیوں ٹانگیں توڑ رہا ہے شعر کی"

عمیر نے سعد کو لتاڑا۔"لیڈیز اینڈ جینٹلمین پٹ یور ہینڈ ٹو گیدر فور دا بیوٹیفل کپل"

عمیر کی بات کو سنی ان سنی کرتے ہوئے سعد نے کہا۔

اس کی بات پر نمیر اور عمیر نے مڑ کر دیکھا جہاں معاذ اور ماہ رخ سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ ماہ رخ ریڈ شارٹ فراک جس پر گولڈن کڑھائی کی ہوئی تھی پہنے ہوئی تھی جبکہ ساتھ میں گولڈن شرارہ اور گولڈن ہی ڈوبٹہ ایک طرف ڈالے ہوئے نازک زیور کھلے بالوں اور ہلکے سے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ جب کہ اس کے ساتھ معاذ وائٹ سوٹ پر گولڈن واسکوٹ پہنے ہوئے تھا

جس کی جیب میں لال رومال اٹکا ہوا تھا بال ایک طرف سیٹ کیے ہوئے تھے ہلکی ہلکی شیو میں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

"ارے واہ بھائی بھابھی "کیا میچنگ ہے ؟" دیکھیں آپ گھر پر تیار ہوئی ہیں اور کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں جبکہ وہ تینوں بھوتنیاں بننے پالر گئی ہیں۔

عمیر نے ماہ رخ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاہاہاہا پاگل!

"میں ماہ گل کو بتاؤں گی"۔

نہیں بھابھی پلیز نہیں نہیں! پہلے ہی بہت مشکل سے ہو رہی ہے میری شادی میں کنوارا مرنا نہیں چاہتا۔

عمیر نے معصوم صورت بنا کر دہائی دی۔

""ہاہاہا نہ بتائیے گا بھابھی ورنہ بعد میں بے چارا کچھ یوں کہتا پھرے گا:

تھوڑا سا چکن تھوڑا سا پاستہ

شادی کروا دو خدا کا واسطہ "

"ہاہاہاہا بہت ہنسی آئی کہہ تو ایسے رہا ہے جیسے تیرے والی نے تجھے پھولوں کے ہار پہنا دیے ہوں"

عمیر نے کلس کر کہا۔

"او بس کرو بھئی پہلے مجھے میرے بولی تو لانے دو"

کب سے خاموش کھڑے نمیر نے بھی دہائی دی۔

"لو تم کر لو شوق پورا لگو آ گے "

ماہ رخ نے کھینچ کر نمیر کو آگے لگایا۔

"ارے معاذ بھائی آپ کیوں اتنے چپ ہیں؟ ماہ رخ کہیں تم رات کو منہ دھو کر ایسے ہی تو باہر نہیں نکلی تھی؟"

عمیر نے سوالیہ انداز اپنایا۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟

ماہ رخ نے اس کی بے تکی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کی۔

"میرا مطلب تھا کہ منہ دھونے کے بعد جو میک اپ ادھر ادھر پھیلا ہوتا ہے اسے بھی صاف کرنا ہوتا ہے"

عمیر نے معصومیت سے کہا۔

"کمینے رکو میں اب تو ماہ گل کو پکا بتاؤں گی"

ماہ رخ نے عمیر پر جھپٹتے ہوئے کہا۔

"ابے معاذ یار تو انہیں چھڑوا نا میری برات نکل جانی ہے"۔

نمیر نے اپنی ہی دہائی دی۔

"نہ کر میرے بچے آج معاذ کو جی بھر کے اپنی بیوی کو دیکھنے دے میرا نہیں خیال ان کے لئے آج اس سے زیادہ اہم کوئی اور کام ہے۔

سعد کے کہنے پر جہاں معاذ کو ہوش آیا وہیں عمیر سے دو، دو ہاتھ کرتی ماہ رخ بھی چونکی۔

"اف سب پاگل ہیں تم سب بہرے ہو گئے ہو؟ ہارن سنائی نہیں دے رہا تم لوگوں کو؟"

اپنی جھجھک مٹاتے ہوئے ماہ رخ باہر کو بھاگ گئی۔

"اف یہ معاذ بھی نہ حد کرتے ہیں"

جبکہ ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکان پھیل گئی۔

بارات ہال پہنچی تو ان کے استقبال کے لیے نعمان صاحب، سعدیہ بیگم، شفق بیگم، وجاہت صاحب، توصیف صاحب، نمرہ بیگم ماہ گل اور سمرن پہلے ہی موجود تھیں۔

سحر بھی آچکی تھی پر ابھی اسے برائیڈل روم میں ہی بٹھایا گیا تھا۔ تھوڑی دیر میں سحر کو بھی اسٹیج پر لایا گیا۔ سحر دلہن بن کے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ روایتی دلہنوں کا سرخ جوڑا پہنے ہوئے، برائیڈل میک اپ، کیے بالوں کا جوڑا بنائے، نفیس سے زیور، مہارت سے سیٹ کیے گئے ڈوپٹے میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ "ماہ رخ میں کیسی لگ رہی ہوں؟"

جونہی ماہ رخ سٹیج سے اتر کر اس تک پہنچی تو اس نے ماہ رخ سے پوچھا۔

"ہاہاہا یہ تو تم بھائی سے ہی پوچھنا"

ماہ رخ نے شرارت سے کہا۔

سحر کا چہرہ پل بھر میں ہی سرخ ہوا تھا۔ سحر ماہ رخ، ماہ گل اور سمرن کی ہمراہی میں اسٹیج تک آئی جہاں نمیر نے اسے ہاتھ تھام کر اپنے برابر بٹھایا۔ سب نے ان دونوں کی جوڑی کو خوب سراہا۔

معاذ!!!

ماہ رخ نے دانت پیستے ہوئے معاذ کو پکارا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ہاں جی جانِ معاذ"

محبت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"معاذ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟ نہیں مسئلہ کیا ہے؟ سب دیکھ رہے ہیں۔ آپ کیسے مجھے پاگلوں کی طرح دیکھ رہے ہیں؟ سیدھے کام نہیں کر سکتے؟"

ماہ رخ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"یاد کرو تم نے ہی رات کو کہا تھا صبح ٹھیک سے دیکھیے گا معاذ" معاذ نے معصومیت سے کہتے ہوئے پھر سے اسے دیکھنا شروع کر دیا گویا اس سے اہم کوئی کام نہیں ہو۔ مقصد اسے زچ کرنا تھا۔

"اف اللہ جی معاذ سوری غلطی سے کہہ دیا تھا۔ پلیز! ایسے نہ دیکھیں مجھے"

"ورنہ کیا سینے سے لگا لو گی؟"

معاذ نے ذو معنی انداز میں کہا۔

اس کی بات پر ماہ رخ کا چہرہ اچھا خاصا سرخ ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے معاذ دیکھتے رہیں"

ماہ رخ کندھے اچکاتی چلی گئی۔

سونیو سنونہ !

عمیر نے بے ڈھنگے انداز میں ماہ گل کو بلایا۔

کیا ہے؟؟؟؟؟؟

ماہ گل باقاعدہ کاٹ کھانے کو دوڑی۔

"کا۔۔کچھ نہیں!!!ویسے اتنا اونچانہ بھی بولتی تم نا اچھا نہیں کرتی میرے ساتھ جاناں""

"درفٹے منہ عمیر۔ جیسے تمہیں اثر ہو جاتا ہے نہ؟"

ماہ گل کہہ کر رکی نہیں چلی گئی۔

"ہمت کر میرے بھائی تیری میری اوقات ہی کیا ہے؟ تیرے والی ہو کر منہ نہیں لگاتی۔ میرے والی نے ایک ماہ سے شکل نہیں دکھائی۔ سمجھ سکتا ہوں میں تمہارا غم پالر پر ایویں ہی اتنے پیسے لگائے"" تیرا غم ،میرا غم اک جیسا صنم،

سعد نے عمیر کے کندھوں پر بازو حمائل کرتے ہوئے کہا۔

"پراں ہٹ آیا بڑا سالے تیرے ساتھ تو ایسی ہی کتوں والی ہونی چاہیے میں تو کہتا ھوں شادی تک تجھے شکل بھی نہ دکھائے اپنی"

عمیر نے کلستے ہوئے کہا وہ ابھی تک اپنی بے عزتی نہیں بھولا تھا۔

دودھ پلائی کی رسم ماہ گل، ماہ رخ اور سمرن نے مل کر کی تھی۔

"کیا؟؟؟ تم دونوں اپنے بھائی کے ساتھ نہیں ہو" نہمیر نے افسوس میں سر ہلایا۔

"جی نہیں ہم اپنی بہن کے ساتھ ہیں"

تینوں نے دوبدو کہا۔

"وہ تو ہو گی نہ بہن کے ساتھ آخر کو پیسے بھی تو اس طرف والیوں کو ملنے ہیں نہ؟"

سعد نے ہنستے ہوے کہا۔

میں بھی اپنی آپی ساتھ ھوں۔

عمیر شرافت سے ان تینوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"چل ہٹ پرے ساری زندگی تو آپی کہا نہیں آج آپی یاد آگئی۔"

ماہ گل کے ایک دھموکے سے عمیر صاحب دلہے کے قدموں میں سجدہ ریز ہو گئے۔

لڑکوں نے خوب تنگ کیا پر لڑکیاں اپنا حق لے کر ہی رہیں۔

سحر اس وقت نمیر کے کمرے میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ گلابوں کی خوشبو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ سب رسموں کے بعد اسے کمرے میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ سحر سر جھکائے بیٹھی تھی۔ گلا کھنگھارتے ہوئے نمیر کمرے میں داخل ہوا۔ دروازہ بند کر کے نمیر بیڈ کی طرف بڑھا جہاں سحر کا جھکا ہوا سر مزید جھک چکا تھا۔ نمیر بیڈ پر سحر کے قریب بیٹھ گیا۔

السلام علیکم!!

جواباً سحر نے بھی سر کو ہلکا سا ہلا کر جواب دیا۔

کیسی ہو؟

محبت سے پوچھا گیا۔ ٹھیک ہوں!

سحر نے مدہم لہجے میں کہا۔

"سحر میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں تم ان باتوں کو آج سے ہی اپنے پلو سے باندھ لو مجھے باتیں دہرانی نہ پڑیں"

نمیر نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی بولیے میں سن رہی ہوں"

سحر نے ہولے سے کہا۔ "سحر اب تم یہ بچوں والی حرکتیں بند کر دو پلیز! اب تم ایک شادی شدہ عورت ہو ---"

" نمیر!!"

نمیر کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی سحر اس کی بات کاٹتے ہوئے چلا اٹھی۔

کیا؟؟؟

نمیر نے حیرانی سے پوچھا۔

" نمیر میں عورت نہیں ہوں"

نمیر نے سحر کو یوں دیکھا کہ گویا اس کی عقل پر ماتم کر رہا ہو۔

"شادی شدہ تو ہو نا؟ ایک منٹ! اب کہیں یہ ماننے سے انکار نہ کر دینا کہ تم شادی شدہ بھی نہیں ہوں؟ ہو نا؟

کسی خدشے کے زیرِ اثر نمیر نے پوچھا۔

"نہیں وہ تو میں ہوں نا؟"

سحر نے معصومیت سے آنکھیں پٹا کر جواب دیا۔

"نا" سے کیا مطلب ہے؟اس کی تصدیق بھی مجھ سے چاہ رہی ہو"؟

"نہ۔۔ نہیں تو آخر کو نکاح نامے پر سائن میں نے کیے ہیں تین بار قبول ہے میں نے ہی کہا تھا۔اتنا بڑا مرحلہ میں طے کیا ہے اور مجھے پتا نہیں ہو گا؟"

اور اتنا بڑا پر سحر نے باقاعدہ بازو پھیلا کر بڑا کو ظاہر کرنا چاہا۔

"نمیر آپ کچھ کہہ رہے تھے؟"

سحر نے معصومیت سے پوچھا۔

"ہاں مگر آپ بولیے میں سنتا ہوں۔ نہیں! بلکہ ایک کام کرتے ہیں تم میری جگہ پر آجاؤ اور مجھے اپنا دوپٹہ بھی دے دو میں تمہاری جگہ پر بیٹھ جاتا ہوں

نمیر نے جل کر کہا۔

"آپ بھی نہ نمیر چھوڑیں اچھا تھوڑی لگتا ہے؟"

سحر شاید بات کو زیادہ سیریس لے گئی تھی۔

"اوہ!ہاں یاد آیا میرے رونمائی کا تحفہ تو دیں؟"

نمیر کے سامنے بازو پھیلا کر سحر نے اپنی رونمائی کا تحفہ مانگا۔

کیا یار سحر بہت خراب ہو تم!میری بات بھی نہیں سنی اور سیدھا اپنی پڑ گئی ہے"

ہاں تو صبح ماہ وغیرہ پوچھیں گی تو میں کیا کہوں گی؟ کہیں آپ لانا تو نہیں بھول گئے؟

سحر نے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سحر تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔انہی پیسوں سے لے لینا جو میرے بٹوے سے نکالے تھے۔ویسے وہ بٹوا میرا فیورٹ تھا"

نمیر نے۔آخر میں شکوہ کیا۔

"آپ کو کیسے پتا چل گیا یہ بات صرف مجھے ہی پتہ تھی؟"

سحر شرمندہ ہوئی۔

"اگلے روز ہی مجھے اندازہ ہو گیا تھا تمہارے تیور دیکھ کر"

"آہ۔۔آ۔میں آتی ہوں۔"سحر بوکھلاتے ہوئے اٹھی۔

"کہاں چلی تحفہ تو لیتی جاؤ"

زومعنی انداز میں کہتے ہوئے نمیر نے راہ فرار اختیار کرتی سحر کو کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر ہی اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا۔جہاں محبت ہو وہاں کوئی عذر تلاش نہیں کیے جاتے۔شرط یہ لازم ہے کہ محبت محرم کی ہو۔

ماہ کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہوں؟؟؟

معاذ نے ماہ رخ سے پوچھا جو اس وقت ٹیرس میں رکھی کرسی پر بیٹھی تھی سامنے ہی میز پر کافی رکھتے ہوئے معاذ بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"میں نہیں کر رہی آپ سے بات"

ماہ رخ نروٹھے لہجے میں بولتی رخ پھیر گئی۔

"کوئی مجھے بتائے گا کہ میری خطا کیا ہے آخر؟"

معاذ کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے بولا۔

آپ آج مجھے کیسے ہو چھوں کی طرح دیکھ رہے تھے؟

کیا ہو چھوں کی طرح؟

معاذ کی تو صدمے سے آنکھیں ہی کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"اور نہیں تو کیا؟ کتنی شرمندگی ہوئی نہ مجھے سارے ایسے گھور رہے تھے مگر آپ کو تو اثر نہیں ہوا، نہ ہونا تھا۔

"اچھا یار تم تو فرمابردار بیوی نہیں میں تمہارا فرمانبردار بن رہا تھا۔ تم نے ہی تو کہا تھا کہ کل دیکھ لیجئے گا"

کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے معاذ نے مزے سے کہا۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا؟ میں ماشاءاللہ سے فرمابردار بیوی ہوں"

"اہ! اتنی تم فرمابردار بیوی اب تمہیں میں کیا کہوں؟"

شرارتی لہجے میں کہتے ہوئے معاذ نے سرد آہ بھری۔

"بس رہنے دیں مجھے پتا ہی ہے کوئی فضول بات ہی کرنی ہوگی آپ نے"

سر جھٹکتے ہوئے ماہ رخ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ہاہاہاہا۔۔۔کافی تو پی لو نہ"

"ہمممم مجھے نہیں پینی خود ہی پی لیجیے۔" کمرے سے ماہ رخ کی آواز آئی۔

"اف یہ لڑکی اللہ ہمت دینا مجھے۔

آمین!

دل نے بے ساختہ کہا۔اگرچہ حالات اتنے خوشگوار نہیں تھے مگر پہلے سی سرد مہری بھی نہیں تھی۔

آج سحر اور نمیر کا ولیمہ تھاڈل گولڈن میکسی میں برائیڈل میک اپ اور کھلے بالوں کے ساتھ چہرے پر شرمگیں مسکراہٹ کے ساتھ سحر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ماہ گل،ماہ رخ اور سمرن نے بہت مشکل سے اس کی جان چھوڑی تھی نمیر کا دیا گیا پینڈنٹ دیکھ کر ہی انہوں نے سحر کی جان خلاصی کی تھی۔

عمیر اور سعد تو باقاعدہ صبح، صبح ان دونوں کو جگانے ان کے کمرے کے باہر پہنچ گئے تھے یہ الگ بات تھی کے بعد میں داجی نے ان کی خوب کلاس لی تھی "لاٹھی سے کیونکہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے"خوب تواضع کے بعد ان دونوں کا جواب یہ تھا کہ "ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے"

نمیر بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔سب لڑکوں نے تھری پیس پہنے ہوئے تھے نمیر کے ڈریس کا کلر مختلف تھا۔سعد،معاذ اور عمیر تینوں کے تھری پیس سیم تھے۔

لڑکیوں نے بھی کلر مختلف رکھے تھے مگر ڈیزائن سیم تھے۔لانگ شرٹز کے ساتھ کھلے ٹراوزر پہنے ہوے وہ سب بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔

""سعد میرے بھائی اپنے منہ کا زاویہ درست رکھ آج تو خوش ہو جا میرے بھائی بھابھی آئیں ہیں۔ویسے تو اتنا اگنور کیوں کر رہا ہے انھیں؟ وہ اسٹیج پر بھی آئیں تھیں تو،تو نے ان کے سلام کا جواب تک نہیں دیا؟"

"اف سمجھا کر میرے یار!یہ بھی ایک لوجک ہے ٹھیک ہے؟ دیکھنا خود معافی مانگے گی ورنہ۔۔۔"

سعد نے عمیر کو دیکھتے ہوے بات ادھوری چھوڑی۔

"ورنہ؟"

"ورنہ ہم خود معافی مانگ لیں گے۔کیسا؟"

سعد نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"فٹے منہ تمہارے مگرررر۔۔۔"

سعد پر دو حرف بھیجتے ہوئے وہ رکا۔

مگر؟"

آئیڈیا اچھا ہے"

سعد کو گلے لگاتے ہوئے عمیر نے کہا۔

"ابے ہٹ پیچھے کیوں میری جنس مشکوک کر رہا ہے۔"

سعد نے عمیر کو دھکا دیتے ہوئے کل کی بات کا بدلہ لیا۔

سحر اور نمیر ہنی مون کے لئے شمالی علاقہ جات جا چکے تھے۔کچھ دنوں کے لیے ہنگاموں کا شور تھم چکا تھا۔

"ماہ یار جلدی کرو میری پیکنگ کر دو پلیز!!"کیوں؟؟؟

واپس جاتی ماہ رخ پلٹی۔

کیوں ؟؟؟

معاذ نے چائے کا گھونٹ بھرا

وہ دراصل بزنس میٹنگ کے سلسلے میں ایک ماہ کے لئے جانا پڑا ہے۔۔ویسے ابھی دو تین دن یہیں ھوں کچھ کام نپٹا نے ہیں۔۔۔

کیا آپ کا جانا بہت ضروری ہے؟؟؟

جانا اتنا ضروری نہیں مگر مجھے یہاں کوئی خاص کام نہیں ہے سومیں ھی جاؤں گا !!!!

کیوں ؟؟اگر تم کہتی ہو تو نہیں جاتا۔۔۔

بالوں کو ہاتھ سے سلجھاتے ہوئے معاذ نے ایک نظر اس پر ڈالی جو پیچ سوٹ میں سادی سی مگر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

میں نے کب روکا دو دن چھوڑ کر آج ھی جائیں۔

پکی بات ہے نہ مکرو گی تو نہیں !!

نہیں۔۔۔

جائیں میری بلا۔۔۔میں تو اس لئے کہ رہی تھی کہ کچھ دنوں تک گھر میں شادی ہو رہی ہے رک جاتے شادی تک۔۔۔۔۔

کیوں اس سے مجھے کیا فائدہ ؟ ان کی شادی ہو گی میں بیچارہ تو پھر بھی بیچلر کی طرح رہوں گا ہاں اگر۔۔۔۔۔۔

معاذ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ھی ماہ رخ چلا اٹھی۔۔۔

آپ۔۔۔۔آپ تو چلے ھی جائیں ہممممم۔۔۔

ماہ رخ بازو نچاتی چلی گئی.

جب کہ معاذ کا قہقہ اسے باہر تک سنائی دیا بہت فضول انسان ہیں یہ تو ہے اللہ !

یار بڑا مسلہ ہو گیا !!!!!!

کیوں اب کیا ہوا ؟؟؟؟

یار عنایا میں تمھ کیا بتاؤں یار ؟؟

اب کچھ پھوٹو بھی گل !!!

آج ماہ گل اور عنایا اپنے لہنگے لینے بازار اکھٹے ھی آئیں تھی اور اب لہنگے سلیکٹ کرنے کے بعد کاؤنٹر کے پاس کھڑی تھیں۔۔۔۔۔

یار عمیر کا بیہیومیرے ساتھ کچھ عجیب سا ہو گیا ہے بات بھی نہیں کرتا پہلے والی شوخی بھی نہیں رہی!!!ہتا کہ پہلے آتے جاتے چھیڑتا تھا اب ایسا کچھ بھی نہیں کرتا بہت سیریس ہو گیا ہے !یار مجھے نہ ڈر لگ رہا ہے !!!!مانا اس کی ساری حرکتیں عجیب ہوتی ہیں میں اسے ڈانٹتی بھی ھوں مگر اچھا لگتا ہے اس کا مذاق کرنا پھر

مجھے اچھا سا لگتا ہے میرا اسے ڈانٹنہ اور اس کا آگے سے ڈیٹھ ہونا !!مگر اب وہ چپ ہوا ہے تو خوف اتا ہے """"""

ارے بس کرو لڑکی !! مجھے تو تم یوں کہ رہی ہو کہ جیسے سعد کا بیہیو میرے ساتھ بہت اچھا ہے۔۔۔ولیمے والے دن میں سلام کہنے گئی اس کا بھی جواب نہیں دیا آرام سے وہاں سے چلے گئے مجھے بے آرام کر کے !!!!!!!

عنایا نے منہ پھلاتے ہوے کہا"""""""

خیر یار سب ٹھیک ھی رہے انہیں سمبھال ھی لیں گے ""

ماہ گل کے لہجے میں یقین بول رہا تھا

اہ معاذ اب آپ ایک ماہ کے لئے چلے جائیں گے!!

میں کیسے رہوں گی آپکے بغیر ؟مجھے تو آپ نے اپنی عادت ڈال دی ہے ! عادت زیادہ خطر ناک ہوتی ہے۔۔۔۔

میں آپ کو کیسے روکوں گی ؟

آپ کو مجھ پر بھروسا ہے بھی کہ نہیں ؟

آہ یہ بھروسا !

ساری بات ھی یہیں سے شروع ہوتی ہے

ماہ رخ نہیں جانتی تھی یا شاید وہ جاننا ھی نہیں چاہتی تھی۔

گہرا سانس بھرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی

پرسوں معاذ کی فلائٹ تھی اور ماہ رخ روکنا چاہتی تھی

کافی کا خالی مگ تھامے وہ پلٹ گئی۔

ماہ رخ تم خوش کیسے رہ سکتی ہو جس طرح میرا سکون برباد ہوا ایسے ھی میں تمہارا سکون بھی برباد کر دوں گا

ہاہاہاہا وہ جنونی انداز میں ہنسا.

تین سال پہلے

السلام و علیکم !کشور آج کتنا اچھا سرپرائز دیا تم نے یوں اچانک آکر۔۔۔۔

فرح بیگم خوش دلی سے کشور سے ملیں۔۔۔

کشور وقار صاحب کی تایا زاد تھیں یعنی ان کی کزن خاندان میں ھی شادی کے سبب سب ایک دوسرے کے کزن ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے رشتوں میں بھی بند گئے !!!

آہ رضا بیٹا تم بھی اے ہو۔۔۔

السلام و علیکم آنٹی !!!

وعلیکم السلام۔۔۔ارے ماہ تم کھڑی کیوں ہو چائے تیار کرو جا کر اور داجی اور باجی نمرہ کو بھی بھیجنا !!!!انھیں بتاؤ کشور آئیں ہے !

جی ماہ رخ مڑ کر ڈرائنگ روم سے نکال آئی۔۔

سعدیہ کہاں ہے ؟ اور توصیف اور وقار ؟

ماہ رخ کے جانے کے بعد کشور بیگم نے پوچھا جب کہ رضا کی نظریں ابھی تک دروازے پر ھی تھیں جہاں سے ابھی ماہ رخ نکلی تھی !!

نعمان سعدیہ لاہور گئے ہیں نعمان کے دوست کے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں ! وقار اور توصیف آفس ہیں معاذ بھی آفس ہے!!۔۔۔

السلام و علیکم !!!!؛

ابھی وہ مزید کہتی کہ داجی کے ساتھ نمرہ بیگم اور پیچھے سمرن ،عمیر ،سحر ،اور ماہ گل داخل ہوے۔۔۔۔

کیسے ہو رضا ؟ عمیر رضا کے ساتھ ھی بیٹھ گیا بچے اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔

میں عرض لے کر آئی ھوں میں ماہ رخ کو اپنے رضا کی دلھن بنانا چاھتی ھوں

سوری رضا بھائی آپ سے نہیں !!!آپ ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہیں مگر۔۔۔

ماہ رخ نے مدد طلب نظروں سے داجی کو دیکھا

ماہ رخ ٹھیک کہ رہی ہے اس کی نسبت بچپن سے ھی معاذ۔سے طے ہے۔۔۔۔

داجی نسبت ھی ہے کونسا نکاح ہے جو توڑا نہ جا سکے۔

بس۔۔۔۔۔۔۔!!!!

یب ہمارا فیصلہ ہے۔کیا تمھ پتا نہیں تھا۔۔

پر چاچو۔۔۔کشور بیگم منمنائی

تھا یا نہیں۔۔۔۔؟؟؟؟

تھا۔۔۔۔

تو پھر اس بات کو کرنے کی ہمت کیسے ہوئی!

ہم پٹھان ہے اور اپنے کہے سے پھرتے نہیں !!

چلیں داجی پھر میں ایک دفع اکیلے میں ماہ سے بات کر سکتی ہوں ؟؟۔۔۔۔

ٹھیک ہے کر لو بات۔۔۔

چلو ماہ بیٹا !!!

کشور بیگم ماہ رخ کو لے کر باہر آگئیں۔۔

دیکھو بیٹا اس وقت تم مجھے صرف اپنی دوست سمجھو۔جو بتانا سچ بتانا !اگر گھر میں کسی نے یا داجی نے تم پڑ زور زبردستی کی ہے معاذ سے شادی کرنے کے لئے تو مجھے بتاؤ میں بات کروں گی بلکہ ڈنکے کی چوٹ پر کروں گی

دیکھو رضا میرا اکلوتا بیٹا ہے ہمارا سارا بزنس بھی ویل سیٹلڈ ہے کوئی تنگی بھی نہیں ہے۔

رضا خوبصورت بھی ہے جب میں نے اس سے شادی کا ذکر کیا تو اس نے تمہارا نام لیا تھا۔

میں کیا کروں بیٹا ہے نہ ماننا پڑا اس کی بات کو !

فیصلہ تمہارا ہے بیٹا معاذ یا رضا ؟؟

کشور بیگم اک چالاک عورت تھیں جنہیں اپنا آپ منوانہ اچھا لگتا تھا !!

آنٹی مجھے اپنے داجی کا فیصلہ دل و جان سے

قبول ہے انہوں نے معاذ کو میرے لئے پسند کیا ہے میرے لئے یہ بہتر ہو گا ! رضا بھائی سے میں شادی نہیں کر سکتی

ارے کیا بھائی بھائی لگا رکھا ہے چلو شادی سے پہلے تو سب ھی بھائی ہوتے ہیں دیکھو ماہ میری بات سنو غور سے

معاذ کے پاس ہے ھی کیا ؟ بزنس وہ بھی خاندان کا جس میں اتنے وارث ہیں اگر معاذ کو بزنس میں علیحدہ حصہ بھی دیا جائے تو اسے صرف

25 پرسنٹ ھی ملتا ہے وہ اک ٹاٹ پونجیا ہے کل کو وہ تمھے اک گھر تک نہیں دے سکتا مانا!!

معاذ خوبصورت ہے مگر ایسی خوبصورتی کا اچار ڈالنا ہے جب کھانے کو ھی کچھ نہ ہو۔

جب کہ رضا اکلوتا وارث ہے۔۔۔ عیش کرو گی عیش۔۔۔۔باقی تم عقل مند ہو سوچ سمجھ کر ھی جواب دینا۔۔۔

ارے آنٹی کہاں چلیں میرا جواب تو سن لیں۔۔

کشور بیگم کو واپس مڑتے دیکھ کر ماہ رخ بول اٹھی۔۔۔

شاباش امید ہے تم وہی کہو گی جو میں سننا چاہتی ھوں۔۔۔

آنٹی آپ میری بڑی ہیں میں آپ کی عزت کرتی ھوں اس لئے خاموش تھی مگر اب مزید نہیں جانا چاہتی ہیں معاذ کے پاس کیا ہے ؟اس کے پاس محبت کے خزانے ہیں۔۔دولت تو کبھی نہ کبھی ختم ہو ھی جانی ہے۔جو باقی رہے گی وہ تو محبت ہے۔معاذ وہ انسان ہیں جو اپنے سے پہلے دوسروں کا سوچتے ہیں اپنوں کا سوچتے ہیں۔۔جانتی ہے معاذ کو اپنے رشتوں سے محبت کرنا اتی ہے۔رشتے محبتوں کی بنیاد پر بنتے ہیں آنٹی۔دولت سے تو عمارتیں ھی کھڑی کی

جاتی ہیں جو زلزلوں پر تباہ بھی ہو جاتی ہیں!رشتے محبت سے ،خلوص سے بنتے ہیں۔دولت کے پجاری محبت کرنا نہیں جانتے!معاذ کے پاس اک محبت کرنے والا دل ہے اک ایسی روح ہے جو دوسروں کے دکھ میں تڑپنا جانتی ہے۔اگر رضا بھائی دنیا کے آخری امیر مرد بھی ہوتے تب بھی میرا جواب نہ ھی ہوتا کیوں کے جو دامن محبتوں سے بھرے جاتے ہیں انھے دولت نہیں بھر سکتی۔

مجھے داجی کا فیصلہ اپنے گھر والوں کا فیصلہ دل و جان سے قبول ہے اور میں اپنے ہونے والے شوہر سے بہت محبت کرتی ھوں جس کی نا کوئی حد ہے اور نا ھی حساب !!!!!

سوچ لو "

بالوں کو جھٹکتے ہوے اک ادا سے کشور بیگم نے دوبارہ پینترا آزمایا۔

افففف بیٹے کی محبت تھی ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کے سامنے کھڑی فر فر بولتی لڑکی کا منہ توڑ دیں ۔

سوچ لیا !!

اک منٹ کی بھی تاخیر کیے بغیر ماہ رخ نے کہا۔

اب آئیں انٹی اندر سب ویٹ کر رہے ھوں گے۔

ماہ رخ بولتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔کشور بیگم نے جھنجھلا کر ادھر ادھر دیکھا۔کچھ فاصلے پر اپنی کار کے ساتھ پورچ میں کھڑا معاذ انھیں ھی گھور رہا تھا۔

وہ ان کی باتیں سن چکا تھا۔

کشور بیگم سر جھٹکتی اپنی ساڑھی کا پلو سمبھالتی اندر کی جانب بڑھ گئیں۔

"ہوا کیا ہے ماما کچھ تو بولیں ؟آپ کب سے مجھے اپنے ساتھ کھینچی جا رہی ہیں "

اپنا بازو کشور بیگم سے چھڑواتے ہوئے وہ کار کی طرف بڑھا۔

انکار کر دیا اس نے مجھے "بیٹے کی محبت تھی سو ڈٹی رہی اور ملا کیا ہمممم "انکار"۔بہت بے شرم لڑکی تھی مجھے کہ رہی تھی انٹی میں بہت محبت کرتی ھوں اپنے ہونے والے شوہر سے بے حد اور بے انتہا۔"

رضا کے دل میں کچھ ٹوٹا تھا ہاں اس کا دل ھی تو ٹوٹا تھا۔

اس نے اک نظر اپنی ماں کو دیکھا جو ونڈ سکرین سے پار دیکھتی اپنے آنسو صاف کر رہی تھی

۔

"اہو اب آنسو دیکھ کر ھی پگھل جاؤ میں نہیں چاہتی تم آئندہ اس لڑکی کا نام بھی لو "

کشور بیگم نے دل میں سوچا۔

"پھر آنسوؤں سے لبالب آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔"ماما سٹوپ ویپنگ "آپ جہاں کہیں گی جس سے کہیں گی میں شادی کر لوں گا بٹ پلز روئیں مت "

کیا ؟؟؟سچی میرا لعل "تمھے پتا ہے بیگم طلعت کی بیٹی نیہا کا اف کتنی سٹائلش اور پیاری ہے ؟"

ماما آپ جائیں میں آتا ھوں !گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے اس نے کہا۔

اوکے "کشور بیگم فورا گاڑی سے نکلیں انھیں طلعت بیگم سے رابطہ کرنا تھا۔

وہ کافی دیر سے بے مقصد گاڑی دھوڑا رہا تھا۔اس نے پہلی بار خاندان کی کسی شادی میں ماہ رخ کو دیکھا تھا۔پہلی ھی نظر میں اسے وہ چہرہ بھا گیا تھا۔کیا نہیں تھا اس چہرے میں ؟ معصومیت ،خوبصورتی !!!

اس نے پل بھر میں ھی ماہ رخ سے شادی کا فیصلہ کیا تھا۔آج تک اس نے جس چیز کو چاہا تھا اسے وہ چیز ملی تھی سو چاہے وہ جان دار ہو یا بے جان جس چیز پر وہ ہاتھ رکھتا وہ اس کی ہوتی تھی۔وہ اپنی بے عزتی کرنے والے کی جان بھی لے لیتا تھا آج وہ اپنی ماں کی بے عزتی کرنے والی کے سامنے خاموش رہ گیا تھا۔معاملہ محبت کا تھا وہ چاہ کر بھی کچھ کر نا پایا۔

آج اس کی بے عزتی ہوئی تھی۔

اسے انکار کر دیا گیا تھا جو انکار سنتا ھی نا تھا۔

(آپ سے نہیں رضا بھائی)

ماہ رخ کی آواز گونجی۔۔۔۔

(کیا رضا بھائی سے ؟؟؟)

اندر شور بڑھتا جا رہا تھا۔اسیلیٹر پر دباؤ بڑھا دیا گیا تھا۔رضا نے شیشے مکمل کھول دیے اندر گھٹن بڑھ رہی تھی۔

(میں اپنے شوہر سے محبت کرتی ھوں بے حد اور بے حساب !)

(بے حد اور بے حساب۔۔۔۔۔)

رضا نے گہرا سانس کھینچا۔۔شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔

"مجھے تم سے اس انکار کا بدلا لینا ہے جائمن تم رضا کی نہیں تو معاذ کی بھی نہیں "

زمین پر موجود کچھ لوگ خود خدائی کے دعوے کرنے لگتے ہیں۔ہر چیز کا اختیار اپنے ہہاتھوں میں سمجھتے ہیں مگر وہ بھول جاتے ہے ان سب کی رسیاں اوپر بیٹھے رب کے ہاتھ میں ہیں "

میں۔۔میں کہاں ھوں ؟

ہائے ماں صدقے ہوش آگیا میرے بچے کو "

اس نے دھیرے دھیرے آنکھیں وا کیں۔

اچانک اس کے ذہن میں اک جھماکا ہوا۔

وہ اس دن بدلے کا سوچ رہا تھاہاں وہ واپس آرہا تھا گھر۔۔۔اپنے گھر کیا ہوا تھا؛؛؛ہاں اچانک اس کی گاڑی کے سامنے اک ٹرک آیا تھا اس نے موڑ مڑا تھا اور وہ کھائی میں گرا تھا اور اس کے بعد کیا ہوا تھا اسے یاد نہیں آخری بات جو اسے یاد تھی کہ اس کا سر غنودگی کی طرف جا رہا تھا بہت سارا خون بہہ رہا تھا۔لال گرم خون جو اس کے کپڑوں کو بھگو رہا تھا۔

مما کل میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا میں، میں یہاں کیسے ؟

کل نہیں بیٹا جی آپ کو کوما سے پورے دو سال بعد ہوش آیا ہے۔

کیا؟دو سال ؟؟

حیرت کی زیادتی سے وہ زیر لب بڑبڑ آیا۔

"ابھی تمہاری فیس سرجری بھی رہتی ہے شاید کل ہو گی*

کشور بیگم نے کہا

میں کہاں ھوں۔؟

ارد گرد دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ پاکستان میں نہیں ہے!

تمارے علاج کے لئیے پاکستان کے ڈاکٹر نے انکار کر دیا تھا ان کا ماننا تھا کہ تمہارا علاج پاکستان میں ممکن نہیں اور تمہاری فیس سرجری بھی کروانا تھی اسی لئے ہمیں یہاں کینیڈا آنا پڑا"

ماما مجھے۔۔۔مجھے ہوسپیٹل کون لے کر آیا تھا اس دن؟

وہی ٹرک ڈرائیور مگر ہمارے انے تک وہ وہاں سے جا چکا تھا ڈاکٹر نے بتایا تھا بس بیٹا وہ دن بہت برے تھے بہت مشکل سے کٹے ہیں۔اف بیگم طلعت نے تو تمہارے ایکسیڈنٹ کا سنتے ھی انکار کر دیا تھا مگر ہم نے بہت منتیں کر کے آخر انھیں منا لیا تھا نیہا کو بھی ٹائم چاہیے تھا سو اسے بھی وہ مل گیا! کل پرسوں تک وہ یہاں پہنچیں گے!

میں اپنا چہرہ دیکھنا چاہتا ھوں۔۔۔۔

رضا نے بات گول کرتے ہوے کہا!!!!!!

سسٹر کڈ یو پلیز گیو مے آ مرر""""

یس شیور ون منٹ پلیز!

نرس معذرت کرتی باہر کو لپکی۔۔۔

تھینک یو نرس سے شیشہ لیتے ہوے رضا نے کہا اور اک نظر کشور بیگم کو بھی دیکھا جو موبائل پر طلعت بیگم سے محو گفتگو تھیں۔۔۔۔

رضانے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا

ناک سے لے کر بائیں کان کی لو تک کٹ لگا ہوا تھا۔ گو کہ گہرا نشان پڑا ہوا تھا۔

گاڑی کے شیشے چہرے پر چبھے تھے جنہیں نکال لیا گیا تھا مگر وہ رضا کے بے داغ چہرے کو داغ دے گئے تھے۔

افففف تمہارا انکار میری زندگی میں قیامت بھرپا کر گیا""" دو سال پورے دو سال میں کوما کی حالت میں رہا ۔۔؟ میرے اپنے میرے گھر والے میری وجہ سے پریشان رہے جانے بزنس بابا نے کیسے سمبھالا ہو گا!!!

تم تو یقیناً اپنے معاذ کے ساتھ ہیپی میرڈ لائف گزار رہی ہو گی نہیں اگر خوشیوں پر میرا حق نہیں تھا تو مجھے برباد کرنے والی کا بھی حق نہیں ہے خوشیوں پر""""

رضانے نفرت سے سر جھٹکا

\-----------

رضا کی سرجری ہو چکی تھی وہ تیزی سے ٹھیک ہو رہا تھا۔

آج اس کی اور نیہا کی منگنی تھی جس کی رسم کینیڈا میں کر کے ھی انہوں نے واپس جانا تھا۔۔۔

نیہا اک بولڈ لڑکی تھی۔ رضا کو وہ پسند آئی تھی۔ سو شادی کے لئے راضی ہو گیا

اب اسے پاکستان جانا تھا کچھ پرانے حساب چکتا کرنے !!!!

\-------------

حال""""""""

مسیج سنڈ کرتے ہوئے اس کے چہرے پر طنزیہ ہسی تھی !!!

اسے پاکستان آۓ سال ہو چکا تھا اس عرصے میں وہ جان چکا تھا کہ معاذ اور ماہ رخ کا نکاح ہو چکا ہے !

اس کے پاکستان انے کے بعد بزنس لوسس میں جانے لگا کیوں کہ یہ سب سمبھالنا تیمور صاحب رضا کے والد کے بس میں نہ تھا!

رضا نے بزنس کو دوبارہ ٹائم دیا مگر مارکیٹ میں آفتاب احمد خان اینڈ سنز کمپنی کے ریٹ ہائی جا رہے تھے "

ابھی رضا بزنس میٹرز کو مینیج کر رہا تھا جب بیگم طلعت اور نیہا نے ان کی خراب حالت کو دیکھتے ہوے رشتہ توڑ دیا!

بلا آخر بہت محنت کے بعد رضا کامیاب ہو پایا

مگر وہ ابھی بھی آفتاب کمپنی کا مقابلہ نہیں کر پایا۔

ماہ رخ کیا میری پیکنگ کر دی ہے ؟

جی جی کر رہی ھوں !!!

ماہ رخ اٹھتے ہوے بولی معاذ وہیں صوفے پر بیٹھ گیا!!

دفعتاً معاذ کا موبائل بجا۔۔۔

ہیلو السلام و علیکم !

جی کون ؟

تم کیسے جانتے ہو اسے ؟

ماہ رخ نے معاذ کے تاثرات کو بدلتے ہوے دیکھا !

وو میرے ساتھ نہیں اے گی!!!

کیا بکواس ہے خبر دار اگر تم نے میری بیوی کا نام بھی لیا اپنی زبان سے!

اب کہ ماہ رخ واقع خوف سے کانپی۔۔۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے معاذ کو دیکھا جو بہت غصے میں لگ رہا تھا!!

ٹھیک ہے آرہا ھوں میں اور ماہ بھی اگر تیری بات جھوٹی نکلی تو میں کوئی لحاظ نہیں کروں گا!

معاذ نے فون بند کیا اور اپنا ان باکس کھولا جہاں اسے اس جگہ کا ایڈریس بھیجا گیا تھا!!

چلو ماہ رخ!

پر۔۔پر کہاں؟؟

چلو معاذ نے سرخ آنکھیں اس پر گاڑتے ہوئے کہا!

ما۔۔۔میں چادر لے لوں!!

ہاں لے لو اور باہر آجاؤ میں کار میں ویٹ کر رہا ھوں۔

سنجیدگی سے کہتے ہوئے معاذ باہر کی جانب بڑھا۔

یا اللہ خیر رکھنا" ماہ رخ نے بے ساختہ دل میں کہا۔

"ماہ رخ بیٹا کدھر جا رہی ہو؟" سعدیہ بیگم نے کچن سے نکلتے ہوئے پوچھا۔

چھوٹی ماما وہ معاذ کے ساتھ بازار جا رہی ھوں" ماہ رخ نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا۔

اف لڑکی کل شام کو مہندی ہے۔ اتنے کام پڑے ہے سحر اور ماہ گل پالر چلی گئیں ہیں اور ہم تینوں کو گھر پر کام کرنے کے لئے چھوڑ کر اب تم بھی جا رہی ہو"۔ فرح بیگم تپے لہجے میں بولیں۔

مما سوری میں چلتی ھوں۔ہارن کی آواز پر ماہ رخ چادر سمبھالتی باہر کی جانب دھوڑی۔

ماہ رخ نے ڈرتے ڈرتے معاذ کی طرف دیکھا جو خاموشی سے ونڈ سکرین کے پار دیکھتا ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

دونوں ہونٹوں کو باہم سختی سے بھینچا ہوا تھا۔

ماہ رخ نے آیت الکرسی پڑھ کر خود پر پھونکی۔

گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکی....

اترو..معاذ ماہ رخ سے سپاٹ لہجے میں کہتا ہوٹل کی طرف چل پڑا..ماہ رخ بھی اس کے پیچھے چل پڑی...

ہوٹل میں زیادہ رش نہیں تھا معاذ نے ماہ رخ کا ہاتھ تھام لیا دور ٹیبل پہ بیٹھے ایک شخص نے بہت نفرت سے یہ دیکھا تھا...

معاذ ماہ رخ کا ہاتھ تھامے چلتا ہوا اس تک آیا......

بولو!کیا کہنا تھا تمہیں.....

آوء آوء معاذ میاں!!بیٹھو...

کیسی ہو ماہ!!رضا نے ماہ سے ایسے پوچھا جیسے صدیوں پرانا رشتہ ہو.....

مم..میں...ماہ رخ ہکلاتے ہوئے بولی...

ہاں..تم ہی..رضا بولا...

میں ٹھ..ٹھیک ہوں رضا بھائی.....گھبراہٹ کے باعث ماہ رخ بولا ہی نہیں جا رہا تھا....

یہ لو...رضا نے معاذ کی طرف ایک لفافہ بڑھایا...

کیا ہے اس میں !! معاذ بولا..

کھول کے دیکھ لو ایسے سرپرائز نہیں رہے گا نا... رضا نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا...

جیسے ہی معاذ نے لفافہ چاک کیا اندر موجود تصویریں دیکھ کر اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا...

معاذ کیا ہے اس میں بتائیں نا...

معاذ نے غصہ ضبط کرتے ہوئے تصویریں ماہ رخ کی جانب اچھال دیں...

معاذ یہ میں کیسے یہ... میں اور رضا بھائی اس طرح..

یہ تو شہلا کی شادی پہ... معاذ میرا یقین کریں ایسا نہیں....

ماہ رخ چپ رہو پلیز.... معاذ نے ضبط کرتے ہوئے کہا...

ماہ ڈارلنگ جھوٹ کیوں کہہ رہی ہو اور بھائی تو مت بالو... کل تم نے مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اور پھر آئی بھی نہیں بھول گئی ہو گی نا....

معاذ کی ہمت بس یہیں تک ہی تھی... وہ بڑھا اور رضا کے منہ پر ایک مکہ جڑ دیا.....رضا کے ناک سے خون بہنے لگا... آس پاس کے لوگوں نے دیکھا تو وہ بھی اس طرف آئے اور معاذ کو روکنے لگے جو جنونی انداز میں رضا کو مار رہا تھا...

معاذ رک جائیں... چلیں نا.. چھوڑ دیں خدا کا واسطہ آپ کو....ماہ رخ چلا رہی تھی پر وہ سن رہا ہوتب نا... آس پاس کے لوگوں نے آکر معاذ کو روکا اس نے اپنی شرٹ سہی کی جس کے کچھ بٹن لڑنے کے باعث ٹوٹ گئے تھے...اس نے ماہ رخ کا ہاتھ پکڑا اور باہر کو چک دیا لوگوں نے رضا کو پکڑا جو مار کھانے کے باعث ادھ موا ہو گیا تھا...

گاڑی میں بیٹھ کر معاذ نے زر سے دروازہ بند کیا..ماہ رخ تو ویسے ہی سہم گئ... پھر ہمت کر کے بولی...

معاذ میرا یقیں کریں ویسا کچھ نہیں تھا....

جھ... جھوٹ تھا سب.. مم میرے اور رضا بھائ کے درمیان کچھ ویسا نہیں تھا... سن رہے ہیں نا آپ

....رونے کی وجہ سے اس کی آواز بھاری ہو گئ تھی...

گھر آکر معاذ کمرے میں چلا گیا ماہ رخ بھی اس کے پیچھے چل پڑی...

معاذ میری بات سنیں ایک بار ویسا کچھ نہیں تھا پلیز میرا یقین کریں وہ تصویریں جھوٹی تھیں معاذ... میں کیسے یقین دلاوءں آپ کو.

رونے کی وجہ سے بے ربط جملے ادا ہو رہے تھے۔

معاذ مسلسل ادھر ادھر ٹہلتا خود کو پر سکون کر رہا تھا۔

دیکھ۔۔یں میرا را۔۔رضا بھائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

معاذ نے ماہ رخ کو دیکھا جو رو رہی تھی معاذ اس تک پہنچا

"ماہ رخ مجھے یقین ہے تم پر" وہ آدمی صرف بکواس کر رہا تھا۔

آپ کو مجھ۔۔ مجھ پر اعتبار نہیں تھا! ماہ رخ سوں، سوں کرتے ہوے کہا۔

معاذ کو بے اختیار اس کی اس ادا پر پیار آیا۔

"پاگل مجھے اعتبار ہے تم پر"

پھر آپ مے مجھے سر احمد کے ساتھ دیکھ کر ایسا ریکٹ کیوں کیا تھا؟ ماہ رخ آنکھیں ڑگڑتی ھوئی بولی۔

کون احمد؟ کیسا ریکشن؟

آپ کو نہیں یاد جب انجم گروپز کے باہر آپ نے مجھے سر احمد کے ساتھ دیکھا تھا؟

اہ وہ تمہارے سر تھے؟

جی تو آپ نے کیا سمجھا؟ ماہ رخ سینے پر بازو لپیٹتے ہوے بولی۔

آہ مجھے لگا تمہارا کوئی یونی فیلو ہو گا۔ یار ایج بھی تو اتنی زیادہ نہیں تھی۔

معاذ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ کے نزدیک اتنی بے اعتبار ھوں میں؟ ماہ رخ صدمے کی کفیت میں بولی

۔

"ماہ رخ میں تمہے کسی مرد کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔ میں کیا کوئی بھی شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا"

"معاذ کیا لگا آپ کو میں یوں ہی ہر دوسرے تیسرے کے ساتھ تصویریں بنا لیتی ھوں؟

میں آپ کو دیکھ چکی تھی وہاں تبھی فورا پلان چینج کیا تھا۔ آپ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر میں نے انھیں سیلفی کی اجازت دی تھی۔ ورنہ پہلے پلان سے اک عدد گاڑی ہی مل جانی تھی۔" سنجیدگی سے کہتے ہوے آخر میں ماہ رخ نے دکھی آہ بھری۔

"ماہ رخ جانتی ہو محبت کرنے والے لوگ محبت میں شرک کو نہیں مانتے۔ اک محبوب کا ہونا لازم ہے محبوب واحد نا ہو تو یہ محبت میں شرک ہے۔ میری محبت تمہارے لیے تھی میں نے کبھی ادھر ادھر نہیں تکا جانتا تھا کہ میری چاہتوں اور سب سے بڑھ کر میری محبتوں پر صرف میری ماہ رخ کا حق ہے!

جانتی ہو عاشق کی محبتوں اس کے خلوص اور کی چاہتوں کا محور اس کے محبوب کی ذات ہوتی ہے۔ میری سوچ میری محبت کی حق دار تم تھی تمہارے علاوہ میں نے کسی کو آج تک اجازت نہیں دی کہ وہ یہاں تک پہنچ سکے۔"

معاذ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔

ماہ رخ دم سادھے اسے سن رہی تھی۔

معاذ""""""""

ہممممم

آپ ناراض ہیں مجھ سے۔ اس کی اتنی محبت پر نم ہوتی آنکھوں کو پونچھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

نہیں! کیا کوئی اپنی زندگی سے روٹھ کر بھی جی سکا ہے؟؟

معاذ کی آواز سرگوشی سے کم نا تھی۔

ماہ رخ ہنوز دروازے کے ساتھ کھڑی تھی۔

معاذ کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اس نے اپنی نظریں جھکا لیں۔

آ۔۔۔ واہ کھڑوس خان تم تو باتیں بھی بہت اچھی کر لیتے ہو۔۔!!! اچھا مگر پھر ہمارا نکاح اتنی جلدی کیسے ہو گیا تھا؟ آپ نے داجی سے کیا بات کی تھی؟ ماہ رخ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا))

ہممممم میں نے   میں نے کہا داجی اب بس اور صبر نہیں ہوتا میری ماہ سے شادی کرا دیں!

سچی؟؟؟؟؟ اب کہ ماہ رخ نے نظریں اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا!

مچی!! اور میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ رخصتی بھی کروا دیں مگر داجی نہیں مانے۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

ہااامعاذ شرم آپ نے یہ کہا تھا داجی سے؟

معاذ نے محبت سے اسے دیکھا!!

بلیک کلر کے کرتا شلوار میں سندھی چادر لئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

معاذذذذذ۔۔۔

جی جان معاذ؛

معاذ نے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی!!

افففف معاذ وہ مجھے یاد آیا بڑی امی مجھے بلا رہی تھیں۔۔۔

چپ کرو لڑکی اک دم چپ!!رات کے وقت انھیں کیا کام پڑے گا تم سے۔۔

معاذ نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

ما۔۔۔معاذ آپ کل جا رہے ہیں؟ماہ رخ نے فورا بات بدلی

نہیں۔۔۔میرے بھائیوں کی شادی ہے میں وہاں جا کر بزنس سمبھالوں گا تو یہاں انتظام کون دیکھے گا

؟تمہارا ریکشن دیکھنا تھا مجھے!

ہااامعاذ آپ چیٹر ہیں آپ کی وجہ سے میں کتنا تڑپی یہ سوچ کر کہ آپ جا رہے ہیں میں کیسے رہوں۔

۔۔۔

جلد بازی میں کہنے پر ماہ رخ نے بے اختیار زبان دانتوں تلے دبالی۔۔۔

تم کیسے رہو گی؟؟؟۔۔معاذ نے اسی کا نا مکمل جملہ اچک لیا۔۔۔

بہت برے ہیں آپ معاذ!!!ماہ رخ ہنستے ہوئے اس کے سینے پر سر ٹکا گئی

یہ ہوئی نا بات !!معاذ نے اس کے گرد بازؤں کا حصار باندھا۔۔

معاذ پٹیں گے آپ مجھ سے !!!

ماہ رخ کی بات پر معاذ ہنسنے لگا جب کہ اک خوبصورت مسکراہٹ نے ماہ رخ کے ہونٹوں کا احاطہ کیا!

چند سال بعد۔۔)))))

بیٹار کو دیکھو ذرا!!!اپنے باپ کو انہوں نے تو بالکل ھی گھن چکر بنا دیا ہے۔۔۔ہائے اللّٰہ یہ ٹوئنز پالنے کتنے مشکل ہیں؟اب سمجھ آئی امی ہر وقت سحر اور مجھ سے بے زار کیوں رہتی تھیں۔""""""رک جاؤ میرے باپو!!اک بار ڈائپر چینج کر لو بیٹا پھر یہ ریس لگا لینا جس کا پتا نہیں تم لوگوں نے کون سا ایوارڈ جیتنا ہے؟اک تو تم لوگوں کی ماں تم لوگوں کو میرے متھے پا کر کہاں نکل جاتی ہے؟

عمیر خفگی سے بڑبڑاتے ہوے اپنے تین سال بیٹے خضر اور بیٹی نور کے پیچھے دھوڑ رہا تھا!

انے دو اک بار تم لوگوں کی ماں کو میں۔۔۔۔

عمیر کی بات بیچ میں رہ گئی کیوں کہ سامنے ماہ گل کھڑی تھی۔۔۔

کیا کہہ رہے تھے تم۔؟؟؟؟ماہ گل نے غصے میں پوچھا:

وہ جان میں تو کہہ رہا تھا کہ پتا نہیں تم لوگوں کی ماما کہاں ہے تمھے تو پتا ہے نا میرا دن گزرتا ھی نہیں تمھے دیکھے بغیر!!!!عمیر نے جلدی سے جواب دیا۔۔۔۔۔

ٹھروا بھی تک ڈائپر چینج نہیں کیے تم نے؟ابھی تو ان کا فیڈر بھی بنانا ہے۔۔جلدی کرو شاباش!

ماہ۔ہ ہ ہ۔میں نی کر رہا۔۔!!!!عمیر روہانسا ہو گیا۔

کیا بولا پھر بولنا؟ماہ گل نے اس کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

کچھ۔۔کچھ نہیں۔

ٹھرو تمہے تو میں بتاتی ھوں

ماہ گل کی عمیر نے دھوڑ لگا دی۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ عمیر اگے اگے "ماما بچاؤ" کے نعرے لگا تا دھوڑ رہا تھا اور اس کے پیچھے ماہ گل "رکو تمھے تو میں بتاتی ھوں" کے نعرے لگاتی جوتی پکڑ کر دھوڑ رہی تھی اور خضر اور نور ان کے پیچھے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبانوں میں ماما پاپا کرتے گھٹنوں اور ہاتھوں کی مدد سے تقریبا دھوڑھی رہے تھے۔

سب گھر والے آرام سے اندر بیٹھے تھے وہ جانتے تھے کہ یہ ان چاروں کا ہر روز کا معمول ہے۔

##############

عنایا یار کہاں ہو تم ؟ جھنجھلاتے ہوئے سعد کمرے میں داخل ہوا۔

پکڑو اس جنگلی بلی کو اور دیکھو کتنی زور سے اس نے میری گردن پر کاٹا ہے

بابا میں بلی نہیں ھوں میں تو پلینسچ ھوں۔چار سالہ زینی توتلی زبان میں بولی۔۔۔

تو پھر تو تمہارے پرنس کو اللّہ ھی بچائے۔۔اتنی خون خوار پلینسچ سے۔۔!!!

بابا میلا احمر مجھے کچھ نہیں کہتا۔۔

اور کریں سعد اس کے سامنے باتیں ابھی سے میرا احمر کہتی ہے اسے !!!!!

عنایا نے سعد کو گھورا جس پر گھوری کا کوئی اثر نہیں ہوا؛؛؛

ایسے نا دیکھو مجھ کو سینے سے لگا لوں گا""""""

سعد کے کہنے پر عنایا سرخ ہو گئی۔

دفع ھو آپ سعد!!!

عنایا سعد کو دھکا دیتی باہر نکال گئی۔۔ مگر سعد کا قہقہ اسے باہر تک سنا۔۔

افففف!!!!!

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آپ لوگ سوچ رہے ھوں گے کہ ین کی صلح کیسے ہوئی؟ تو سوچیں مت پڑھ لیں۔۔

شادی والے دن ھی ماہ گل اور عنایا کو دلہن کے روپ میں دیکھتے ھی ان کی ساری ناراضگی اڑن چھو ہو گئی۔

\-\-

"""ماہ گل اور عنایا کے پوچھنے پر"""کہ آپ نے ہمارے ساتھ ایسا بیہو کیوں رکھا۔۔۔؟

دونو کا جواب کچھ یوں تھا۔۔

"ہماری شادی کو محض چند دن رہ گئے تھے ہم نے سوچا چلو کچھ باتیں بعد کے لئے بھی بچا لیں اور کچھ تم لوگوں کے شرمانے کو بھی مد نظر

رکھا تھانا۔۔۔"""""

کیا ہمارا شرمانا؟ ہم کب شرمائیں؟؟

وہ شرما تو جاتی نا!!!

سعد اور عمیر نے اک ساتھ کہا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج تک عمیر اور سعد نے اصل بات انھیں نا بتائی کہ لڑنے کو پہلے ھی بہت موزوع تھے۔۔۔

ان گزرے چھ سالوں میں بہت کچھ تھا جو بدل چکا تھا۔معاذ اور ماہ رخ کو اللہ نے پانچ سال پہلے ھیزین جیسے بیٹے کی نعمت سے نوازا تھا۔داجی گزر چکے تھے مگر وہ بہت بہترین فیصلے کر کے گئے تھے۔آج بھی سب بھائی اک ساتھ رہتے تھے۔وقت نے ان سب کی محبت کو مزید بڑھایا تھا۔ماہ رخ جتنی شرارتی تھی اب بھی ویسی ھی تھی مگر اب وہ اپنی زمہ داریوں کو نبھانا جان گئی تھی۔سحر اور نمیر کو اللہ نے سات سال قبل ھی احمر کی صورت میں اک نعمت سے نوازا تھا۔چار ماہ قبل ھی سحر کی گود میں صمد آیا تھا۔سحر اک ذمہ دار ماں اور بیوی بنی تھی۔ماہ گل اور عمیر کو اللہ نے شادی کے تین سال بعد جڑواں بچوں کی نعمت سے نوازا تھا ۔عمیر پکا زن مرید ثابت ہوا تھا خضر اور نور کے کپڑے چینج کرنا۔ان کے ڈایپر چینج کرنا۔ان کو فیڈر پلانا اور ان کے سب کام کرنا عمیر کی ھی ذمہ داری تھی۔مگر وہ دل سے ان کے کام کرتا تھا کوئی جو بھی کہ لے زن مرید وہی نہیں ہوتا جو بیوی کے پاؤں چومے وہ ایسا شخص ہوتا ہے جس کو اس کی ماں عورت کی عزت سکھاتی ہے۔نور کی منگنی زین سے کر دی گئی تھی۔سعد اور عنایا کی ایک ھی بیٹی تھی زینی کی پیدائش پر عنایا کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔وہ رات سعد کے لئے آزمائش کی رات ثابت ہوئی تھی۔وہ عنایا کو اب مزید تکلیف سے گزرتا دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔زینی اک بہت ھی خوبصورت بچی تھی جبھی تو احمر کے لئے سحر نے ہوسپیٹل میں ھی اسے مانگ لیا تھا۔

سمرن کی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی۔ دو ماہ بعد. اس کی شادی آئے سی پی حمزہ کے ساتھ ہونے والی تھی جو کہ عنایا کا کزن تھا۔ سمرن جاب کرنا چاہتی تھی مگر حمزہ کے منا کرنے پر وہ اپنے شوق سے دستبردار ہو گئی تھی

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیلو بابا!!!!

السلام و علیکم کیسے ہو احمر۔۔

و علیکم السلام۔ میں ٹھیک ھوں بابا!! آج میرا اور زینی کا دل کر رہا تھا ہوسپیٹل دیکنے کو سو ہم آ گئے۔"""

ارے زینی بھی آئی ہے میری پیاری سی پرنسیس

نمیر نے اسے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا

چھ سالہ احمر ان کے سامنے ھی بیٹھ گیا!

کتنے لاپرواہ ہیں آپ یہ تو پوچھ لیتے کہ بچو تم لوگ اکیلے کیسے آے؟؟؟

تبھی بولتی ہوئی سحر دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اس نے بازوں میں چار ماہ کے صمد کو اٹھا رکھا تھا۔۔۔

خیریت آج ہوسپیٹل کو رونق کیسے بخشی آپ نے؟

نمیر نے مسکراتے ہوے کہا!

ماہ کو لے کر آے ہیں طبیعت خراب تھی اس کی۔۔ کیا ہوا ماہ رخ ٹھیک تو ہے نا؟؟؟

نمیر نے فکرمندی سے پوچھا؛؛؛ ہممممم صبح ھی سے کہہ رہی تھی طبیعت خراب ہے!! اب حالت خراب ہو گئی تو ہم فوراً لے آے!

اہ تو معاذ بھی آیا ہے تم لوگوں کے ساتھ !!

ظاہر سی بات ہے !!!میں، صمد، احمر، آپ کی پرنسیس اور بڑی ماما (نمرہ بیگم) ڈرائیور کے ساتھ آئے ہیں۔

معاذ ماما (فرح بیگم) ماہ رخ اور زین کو لے کر آیا ہے۔۔۔

اچھا چلو میں دیکھتا ھوں تم فلحال بچوں کے پاس ھی بیٹھ جاؤ۔۔

ٹھیک ہے! سحر آرام سے وہیں کرسی پر بیٹھ گئی سحر نے پانی گلاس میں ڈالا اور پینے لگی۔۔

احمر تم مجھ سے کہو ایسے نا مجھے تم دیکھو.. سینے سے لگالوں گا!"""

زینی کے کہنے پر احمر نے ایسے ھی کہا:

اف دفع ھوں آپ احمر۔۔۔

زینی اسے دھکا دیتی سائیڈ پر کرنے لگی۔۔

دفعتاً زینی کی بات پر پانی پیتی سحر کو اچھو کا لگا۔۔

یہ۔۔۔یہ کہاں سے سیکھا پرنسیس؟

ماما بابا سے۔۔

زینی نے اطمینان سے جواب دیا!!!

ان کی طبیعت تو میں صاف کروں گی۔!!!

سحر غصے سے بڑبڑ آئی

پرنسیس بری بات ہے آپ آیندہ نہیں کہو گی!

اوکے !زینی نے فرماں برداری سے جواب دیا یہ ہوسپیٹل نمیر کا اپنا تھا۔اس نے دن رات اک کر کے اپنا ہوسپیٹل بنایا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹاماما کے لئے دعا کرو۔!!!

معاذ نے زین کو پیار کرتے ہوئے کہا وہ سب اس وقت ہسپتال کے کوریڈور میں بیٹھے تھے۔۔

کیا دعا کروں بابا؟

پانچ سالہ زین نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا!

کہو اللہ میری ماما ٹھیک ہو جائیں!

ٹھیک ہے دو منٹ" آنکھیں بند کر کے زین نے آنکھیں کھولیں۔۔۔

ہو گیا بابا آپ پریشان نا ہوں اب دیکھنا ماما ٹھیک ہو جائیں گی۔۔

زین نے معاذ کی گود میں چڑھتے ہوئے کہا۔

معاذ نے جھک کر اس کا بوسا لیا!

تھینک یو بیٹا آپ نے میری آدھی پریشانی کو ختم کر دیا!!!

۔۔دفعتاً نرس باہر آئی اس کے بازوؤں میں ٹاول میں لپٹا اک ننھا سا وجود تھا!

مبارک ہو آپ کو! بیٹی ہوئی ہے!

مسکراتے ہوئے نرس نے کومل سا وجود اس کے بازوؤں میں ڈالا۔۔۔

فرط جذبات سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔

وہ بالکل ماہ رخ کی طرح تھی اس کی ناک البتہ معاذ جیسی تھی

مے۔۔میری ماہ؟؟

ٹھیک ہیں وہ بھی آپ ان سے مل سکتے ہیں!

واو بابا ماشاللہ یہ ہماری گڑیا ہے۔

جی بیٹا

توصیف صاحب مسکراتے ہوئے بولے

۔۔ماما یہ پکڑیں میں ماہ سے مل اوٗں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھول کر معاذ اندر داخل ہوا!

وہ آج بھی ویسی ھی خوبصورت تھی جیسی 6 سال پہلے تھی!!!

بلکہ معاذ کو یہ ماننا پڑا تھا کہ معاذ کو ماننا پڑا تھا کہ وہ ان گزرے ماہ وسال میں مزید نکھر گئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔

معاذ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

معاذ نے جھک کر اس کے ماتھے پر بوسا دیا!

کیسی ہو؟

ٹھیک ہوں۔۔۔ماہ رخ کی آواز تھکن زدہ تھی!!!

مجھے اتنی پیاری سی بیٹی دینے کے لئے بہت شکریہ!!حورین معاذ کیسا رہے گا یہ نام؟؟؟؟

جواباماہ رخ ہلکاسا مسکرائی تھی۔۔۔

میں خدا کا جتنا شکر کروں کم ہے میرے ہر دکھ میں میرے ہر سکھ میں تم میرے ساتھ کھڑی رہی ہو!!!!

معاذ نے محبت سے کہا۔۔۔۔

یہ میرا فرض تھا میں آپ کی بیوی ھوں آپ کا ساتھ دینا اور آپ کے ساتھ کھڑے رہنا میرا فرض تھا۔۔

۔۔اور ہمیشہ رہے گا!!

معاذ نے اسے دیکھا جو اس کی پسند پھر محبت اور اب اس کا عشق تھی!اس کی زندگی تھی!اس کی محرم،اس کی ماہ،معاذ کی ماہ رخ"

"ماہ ایسی باتیں نہ کیا کرو اب تو عشق کے بعد کا بھی کوئی درجہ نہیں بچا جو میں تمہے دے سکوں۔۔۔۔۔معاذ نے ہنستے ہوے کہا۔))))

میری زندگی میں آکر مجھے مکمل کرنے کا شکریہ معاذ!!میرے دل کی سلطنت میں کل بھی آپ کی حکمرانی تھی اور ہمیشہ بھی آپ کی حکمرانی ھی رہے گی۔۔۔ماہ رخ نے وثوق سے کہا۔؛؛؛؛

ہمممم اف بیوی صاحبہ اتنا اظہار تو نہ کریں!کچھ اپنی حالت کا ھی خیال کر لیں!

ماہ رخ ہنستے ہوے سر جھکا گئی۔۔

ماہ رخ مجھے نہیں پتا تم میری کس نیکی کا صلہ ہو!مجھے تم سے کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی کیوں کہ تم نے کبھی ایسا موقع پیدا ھی نہیں ہونے دیا۔شوہر کے سکھ کی ذمہ دار بیوی ہوتی ہے۔۔میں خوش قسمت ھوں کہ مجھے تم جیسی بیوی ملی ہے۔۔۔ماہ رخ کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوے معاذ نے کہا

۔۔۔سنا ہے بہت شوق ہے آپ کو حکمرانی کا

۔۔۔۔یہ دل سلطنت ہے آپکی بس راج کی جیے "❤

معاذ۔۔۔

جی بولیں۔

۔۔سوچ سمجھ کر رکھنا ہماری سلطنت میں قدم سائیں!❤

ہمارے عشق کی۔۔۔قید میں رہائی نہیں ہوتی❤

اب کے وہ دونوں کھل کھلا کر ہنس دیے۔۔

زندگی بھی ان کے ساتھ مسکرادی۔

ماہ رخ نے اپنے محرم کی آنکھوں میں دیکھا جہاں وہ اپنے لئے محبت۔مان اور عزت دیکھ سکتی تھی۔اس کا دل اسی لمحے اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔

بے اختیار ھی اسے یہ آیت یاد آئی۔

فبِاءِی الاِرِ بِکُماتکذِبان∆

زندگی گزارنے کے لئے محبت کافی نہیں ہوتی،اک دوسرے پر اعتبار ہونا بہت ضروری ہوتا ہے_ماہ رخ اور معاذ کے بیچ بھی اعتبار کا رشتہ تھا بس اسے محسوس کرنے میں وقت لگا تھا مگر وہ دونوں رب سے مایوس نہیں ہوے تھے انھیں عطا کیا گیا تھا اور بہت زیادہ عطا کیا گیا تھا!!

(ختم شد)

ہر کہانی ختم ہوتی ہے اک نئے آغاز کے لئے۔۔۔۔